

المائدة

(Al-Maeda)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مباحث ما قبل السورہ:-

اس سے پہلے کہ سورہ کے مضمین کو زیر مطابع لا یا حبائے پہلے غسمی تراجم کامطابع کر لیا جائے تو مفید ہو گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْ فُوَابِ الْعُقُودِ أَحِلَّتْ لَكُمْ بِهِمْ أَنَّكُمْ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ غَيْرُ مُحْلِلِي الصَّيْدِ وَأَنْ شَمْ حُرْمٌ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُرِيدُونَ ﴿٤﴾
اے ایمان والو! اپنے معاہدوں کو پورا کرو۔۔۔۔۔ تمہارے لیے چار پائے حبانور (جو چرنے والے ہیں) حلال کر دیئے گئے ہیں، بجزان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں مسگر اسلام (ج) میں شکار کو حلال نہ جبانا۔ خدا جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے (غسمی ترجی) اس سورہ کی پہلی آیت کی ابتداء ہر دو پیمان کو پورا کرنے سے ہو رہی ہے لیکن عجیب بات ہے کہ آیت کا اگلا جزو کھانے پینے سے متعلق آجہا ہے۔ نہ صرف اگلا جزو بلکہ اگلی آیت بھی اسی طرح کھانے پینے کے بیان سے شروع ہو کر ایک قوم کی دشمنی کے ذکر پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ ان تراجم میں ایک ہی سورہ میں بے ربطی کا احساس توہہت مواقع پر ملتا ہے لیکن ایک ہی آیت میں ایسی بے ربطی کی مثال آپ کو کم ہی ملے گی۔۔۔ یہ تو ہمارے مستر جسین اور مفسرین ہی کا کمال ہے۔ آئیے اگلی آیت کا بھی غسمی مطابع کرتے ہیں۔۔۔

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْمُحْلِلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرُ الْحَرَامُ وَلَا الْمُهْنَدُّي وَلَا الْقَلَانِدُ وَلَا أَمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَإِذَا
خَلَّتُمْ فَاصْطَادُوا وَلَا يَجِرِّ مَنْكُمْ شَنَآنَ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبَرِّ وَالْتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ
وَالْعَدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَرِيدُ الْعِقَابِ ﴿٥﴾

(غسمی ترجی) مومنو! خدا کے نام کی چیزوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور نہ ادب کے مہینے کی اور نہ قربانی کے حبانوروں کی اور نہ ان حبانوروں کی (جو خدا کی نذر کر دیئے گئے ہوں اور) جن کے گلوں میں پٹے بندھے ہوں، اور نہ ان لوگوں کی جو عزت کے گھر (یعنی بیت اللہ) کو حبار ہے ہوں (اور) اپنے پروردگار کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طبلگار ہوں اور جب احرام اتنا رہ تو پھر اختیار ہے کہ شکار کرو اور لوگوں کی دشمنی اس وحہ سے کہ انہوں نے تم کو عزت و ای مسجد سے روکا ہتا، تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو اور (دیکھو) نیکی اور پر ہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ پکھ شک نہیں کہ خدا کا عذاب سخت ہے (2)

دیکھ لیجئے کہ آیت اللہ کے شعائر کے بیان سے شروع ہوتی ہے اور اس نصیحت کے ساتھ کہ خدا کے نام کی چیزوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور نہ ادب کے مہینے کی اور نہ قربانی کے حبانوروں کی اور نہ ان حبانوروں کی (جو خدا کی نذر کر دیئے گئے ہوں اور) جن کے گلوں میں پٹے بندھے ہوں (یعنی تمام تربیان حبانوروں اور ان کی قربانی کا ہے) اور اختتام اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کے ساتھ ہوتا ہے۔

1

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُهُودِ أَحِلَّتْ لَكُمْ بِهِمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ غَيْرُ حُلْلِي الصَّيْدِ وَأَنْثُمْ
خُرُومٌ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَرِيدُونَ

اے امن قائم کرنے والو! معاهدوں کو پورا کرو۔ علاوہ ان معاهدوں کے جو تم نے ان حکام کے ساتھ جو جنگی قیدیوں سے بدسلوکی کو حباز قرار دیتے ہیں، اس وقت کیے جب تم معاهدے کی وحرب سے پابند تھے۔ تمہارے لیے تو (تمہارے مشائخ اور حکمرانوں کی طرف سے) انسانوں کے ساتھ حبانوروں کی بھیت تنک کو سوانئے ان کے جو (مشائخ اور حکمرانوں نے) پڑھ کر سنادیئے ہیں، حباز قرار دی گئی ہے۔

مباحث:-

اس آیت میں مفسرین نے فعل مجہول **أَحِلَّتْ** کافی عسل (جو کہ مخفی ہوتا ہے) خدا کو مان کر تمام کی تمام بھیت اس کی طرف منسوب کر دی ہے۔ جو ہر لحاظ سے عناط ہے۔ خدا کبھی بھی ایسی بھیت کے ارتکاب کا حکم نہیں دے گا۔ اسی لیے ہم نے ترجمے کے بعد وضاحتی جملہ (تمہارے مشائخ اور حکمرانوں کی طرف سے) تو سین کے درمیان لکھا ہے تاکہ اس فاعل کی وضاحت ہو جائے۔ اس آیت میں ان معاهدات کا ذکر ہوا ہے جو دوسرے حکمران طبقے سے کیے تھے لیکن کچھ معاهدات کے کرنے والوں نے ان کمزور افراد یا جماعتیوں کے ساتھ زیادتی کو حباز قرار دے کر ان کے ساتھ حبانوروں جیسا سلوک شروع کر دیا۔ ایسے ہی معاهدات کرنے والوں کے ساتھ معاهدات کو استثنائی صورت دی گئی ہے۔

2

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَادَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَتَسْعَونَ فَصَلَّا مِنْ تَرَبِّيْهِمْ
وَرِضْوَانًا وَإِذَا حَلَّتُمْ فَاصْطَادُوا وَلَا يَنْهِيْمَنَّكُمْ شَنَآنَ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالْتَّقْوَى
وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعَدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

اے امن کے قائم کرنے والو! مملکت الیہ کے ان احکام کو جو تم کو کسی فعل سے روکتے ہیں، جب اُنہے کرلو اور نہ ہی ایسی کیفیت کو جو کہ ممنوع کی گئی ہو، حبائیز بنالاو، اور نہ ہی ان سے متعلق ہدایات کو حبائیز سمجھو۔۔۔ اور نہ ہی احکام کی پابندی کرنے والوں پر دست درازی کرو، اور نہ ہی مملکت کے امن قائم کرنے پر مامور افراد کو تنگ کرو۔ یہ لوگ تو اپنے رب کے فضل اور اس کی رضا کے متلاشی ہیں۔

البتہ اگر تم معاملات سے آزاد ہو تو دست درازی کرنے والوں سے جنگ کر سکتے ہو۔ لیکن کسی قوم کی دشمنی اس وحہ سے کہ انہوں نے تم کو قوانین ممنوع سے روکا تم کو اس جرم پر نہ اکائے کہ تم حد سے گزر جاؤ۔ (یاد رکھو)۔۔۔ تم صرف خوشحالی اور تقویٰ کی بنیاد پر تعاون کرو۔۔۔ اور قانون ٹھکنی اور حدود سے تحباوز کی بنیاد پر ہر گز تعاون نہ کرنا۔ مملکت الیہ کے قوانین کے ساتھ ہم آہنگ رہو۔ یقیناً مملکت الیہ پکڑ میں انتہائی شدید ہے۔

مباحث:-

الشَّهْرُ مادہ شہر اس مادہ سے بنے والے الفاظ میں دو معنی ملتے ہیں۔ ۱۔ ”شہرت، تشهیر، مشہور“ اور دوسرا معنی ”تلوار کامیابیان سے نکالنا“ جس سے جگ اور خون ریزی کے معنی لیے جاتے ہیں۔

آئیے دیکھتے ہیں کہ قرآن نے کتنے معنا یہم میں شہر سے بنے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۹۳ میں ارشاد ہے۔

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرْمَاتُ قِصَاصٌ (حرام مہینے کا بدلہ حرام مہینے سے اور حرمتیں بدلہ ہیں) غسموی ترجمہ کیا آپ اس ترجیح سے کچھ مفہوم اخذ کر سکے۔؟ حرام مہینے تو چلے چلے چلے لیکن ان کا بدلہ حرام مہینوں سے کیا مفہوم رکھتا ہے؟ کیا کوئی مہینے کسی مہینے کا بدل ہو سکتا ہے؟ دوسری بات یہ کہ اس جگہ شہر واحد آیا ہے یعنی صرف ایک مہینے کی بات ہو رہی ہے نہ کہ مہینوں کی۔ اب آپ خود سوچئے کہ وہ کون سی چیز ہو سکتی ہے جس کا بدلہ اسی انداز یا اسی طرح لیا جا سکتا ہے؟ بدلہ صرف کسی کے عمل کا ہی ہو سکتا ہے۔ اگر کسی نے اچھا عمل کیا ہے تو اس کا بدلہ دیا جائے ہی اچھے عمل کے ساتھ دیا جا سکتا ہے اور اگر کسی نے برا عمل کیا ہے تو اس کا بدلہ دیا جائے ہی نو عیت کے عمل سے دیا جا سکتا ہے۔ اسی آیت میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

فَمَنِ اعْتَدَ إِلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا إِلَيْهِ بِمِثْلِ مَا أَعْتَدَ إِلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ (پس جس نے تم پر سرکشی کی تو تم بھی بدلہ اسی کی مثل لو، اور اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رہا اور حبان لو کہ قوانین قدرت متقیوں کے ساتھ ہیں)

بات بالکل واضح ہو گئی کہ جس انداز سے تم پر سرکشی کی گئی تھی، تم بھی اسی انداز سے اس کا بدلہ لے سکتے ہو یعنی شہر الحرام کا بدلہ شہر الحرام سے ہی دیا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ شہر الحرام ایسی کیفیت ہے جس کی ممانعت کی گئی تھی لیکن اگر تمہاری اس کیفیت کا لحاظ نہیں کیا گیا اور سرکشی تم پر طاری کر دی گئی ہے تو تم بھی اسی انداز سے بدلہ لے سکتے ہو۔

شَعَائِرَ۔۔۔ مادہ۔ ”شَعَرٍ“ جس کے معنی شعور کے ہیں شَعَائِرَ شَعِيرَۃٌ بروزن فعلیہ کی جمع ہے اور مشعر کا وزن مفعول کا ہے۔ اسی وزن پر مکتب، مقتبل، منظر، مقصد اور مشعل وغیرہ ہیں ان الفاظ کے معانی سے ہی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ فعلیہ کے وزن پر بنے الفاظ میں مادے کے بنیادی

٣

حَرَّمْتُ عَلَيْكُمُ الْمُنِيَّةَ وَاللَّهُمَّ وَلَعَمْ الْخَنْزِيرِ وَمَا أُهْلَلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُنْتَرَدِيَّةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبْعُ إِلَّا مَا ذَكَرْتُمْ وَمَا ذَرْتُمْ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِي سَقْ الْيَوْمِ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشُوْهُمْ وَأَخْشُونَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَّتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيَتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيَنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي نَحْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِلْأُثُمِ فَإِنَّ

اللَّهُ عَفُورٌ رَّحِيمٌ

مباحث:-

کھانے کے حوالے سے حرام و حلال کی بحث سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۳۷ اور آیت نمبر ۸ میں بھی زیر بحث آئیگی۔ اس مختام پر صرف اتنا جب ان لمحے کے مدار جب انور خواہ گلا گھٹ کر، مرد ایسا جس کا گلا گھونٹ کر مارا گیا ہو یا چوٹ کھا کر مرد ایسا ہو، یا ٹکر کھا کر مرد ایسا ہو، یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو یا کسی بھی وجہ سے مرد ایسا ہو مدار ہی ہو گا۔ قرآن نے اس کے بیان کرنے میں اتنی تفصیل میں جانے کی کیوں ضرورت محسوس کی۔ سوچئے!!!

الْمُتَخِنَقَةُ - مادہ - خنق - معنی - گلا۔ **الْمُتَخَنَّقَةُ** - باب افعال سے اسم الفاعل مفہوم و معنی - گلا گھونٹنے والا۔

الْمُؤْقُوذَةُ - مادہ - وقذ - معنی - گر کر مرننا۔ اسم المفعول - معنی و مفہوم - گرا کر مارا ہوا۔

الْمُتَرَدِّيَةُ - مادہ - ردی - معنی - نیست و نابود کرننا۔ اسم الفاعل - باب ت فعل - نیست و نابود کرنے والا

النَّاطِحَةُ - مادہ - ن طح - مَا نَطَحَتْ فِيهِ جَمَاءَ ذَاثٍ قَرَنْ - وہ شخص جو بدله لئے بغیر ہی غائب ہو جائے (lane's lexicon)۔ لیکن ہمارے مسٹر جسیں نے وہ معنی لکھیں ہیں جو حبانوروں کی قربانی کے حوالے سے ہیں۔ یہاں سے بھی خوب اندازہ ہو سکتا ہے کہ قرآن انسانیت کو انسانوں کی جبکہ بندیوں سے آزاد کرنے آیا ہے اسکو ایک دقیانوی مذہب جس میں خدا کے حضور نذرانے اور قربانی کے حبانور ذبح کئے جاتے ہیں بنادیا۔ اور اسکی پرستش کی جاتی ہے تب وہ خوش ہوتا ہے۔

السَّبْعُ - مادہ سبع - معنی - سات -، درندگی "وَمَا أَكَلَ السَّبْعُ" "مَا هُوَ إِلَّا سَبْعٌ مِّنَ السَّبِيعِ" وہ نہیں ہے سوائے درندوں میں کا ایک درندہ۔

إِلَّا مَا ذَكَرْتُمْ - مادہ - ذکر و - معنی ذہین و ہوشیار اور ذود فہم۔ **إِلَّا مَا ذَكَرْتُمْ** سوائے یہ کہ تم نے جس کو ذہین و ہوشیار بنالیا ہو۔

وَمَا ذُبَحَ عَلَى التُّصِيبِ - مادہ - ن ص ب کسی چیز کا پہنچنا، اسی سے لفظ نصیب بنائے۔ اور اسی سے منصب بنائے ہے نصیب فلان لعمارة

البَلَدِ مثلاً شخص کو بلدیہ کی ترقی کے لئے منصب پر فائز کیا گیا

وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَرَامِ - مادہ - زل م عتلٹی کرنا، کمی کرنا، کسی کو کم عنزادیتا کہ اس کا جسم دبلاء ہو جائے۔ آفات و مائب سے پر

4

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لِكُمُ الظَّبَابُ وَمَا عَلِمْتُمْ لَا
 تَعْلَمُونَ هُنَّ بِمَا عَلِمْتُمْ كُمُ اللَّهُ فُلْكُوا إِمَّا أَمْسَكْنَ
 عَلَيْكُمْ وَإِذْ كُفُرُوا السُّمْوَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

وہ سوال کریں گے کہ ان کے لئے کس کی احجازت ہے۔۔۔ کہدو تمہارے لئے تمام مناسب چیزوں کی احجازت ہے۔۔۔

اور جو بھی تم نے فوجیوں کو تعلیم دی۔، وہ تعلیم جو مملکتِ الیہ نے تم کو دی۔

پس اس میں سے فائدہ حاصل کرو جس کو وہ تمہارے لئے حاصل کرتے ہیں۔۔۔ اور اس پر مملکتِ الیہ کے احکامات کو یاد رکھنا۔ اور مملکتِ الیہ کے احکامات کی نافرمانی سے بچ رہنا۔
 یقیناً مملکتِ الیہ احتساب کرنے میں بہت تیز ہے۔

مباحث:-

وَمَا عَلِمْتُم مِّنَ الْجُوَابِ حِلٌّ لِّكُمْ وَمَنْ تَعْلَمُ هُنَّ بِمَا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ^{صَلَّى}. - عمومی ترجمہ میں انجوایح مملکیین کا ترجمہ شکاری کے یا جبار کرتے ہیں۔

شکار کے لئے کہتے ہیں اس لئے دوسرا تو براہ راست اس مرکب کے حوالے سے اٹھتے ہیں۔

- اگر کتنے بچس ہیں اور نہیں رکھے جب سکتے تو یہ کون سے کہتے ہیں جو اپنے منے کا نواہ لا کر آپ کے حوالے کر دیں گے۔؟

۲۔ - حسپلے مان لیا کہ کوئی ایسا کتا آپ نے شکار کے لئے سدھا بھی لیا ہے تو بھی جو جبار وہ پکڑ کر لائے گا اس کے رگ رگ اور یہ ریشے میں کتنے كالعاب ہس جبائے گا۔ اگر اس کے كالعاب جبار ہو سکتا ہے تو اس کا رکھنا کیوں ناجبار ہو گا۔?????????

تَعْلَمُوْهُنَّ بِمَا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ^{صَلَّى} تم ان شکاری کتوں کو وہ تعلیم دیتے ہو جو تم کو خدا نے سکھائی ہے۔ (عمومی ترجمہ)۔۔۔ وہ کون سی سورۃ یا آیت ہے جس میں کتوں کو شکار کی تعلیم دینا سکھایا گیا ہے۔??????????

سورۃ کے مضمون کو ملحوظ حنا طر رکھتے ہوئے دیکھا جبائے تو یہ اندھہ لگانا مشکل نہیں ہو گا کہ انجوایح مملکیین (محروم کرنے والے شکاری) فوج کے سپاہیوں کو کہا گیا ہے۔ اور غلبے سے پہلے اور غلبے کے بعد جن کی تربیت کا انظام مملکت الیہ کی ذمہ داری ہو گی۔

مادہ۔ جرح -- معنی-- زخمی کرنا۔ کسانا، گواہ پر جرح کرنا۔ ڈاکٹر کا عمل جراحی کرنا، طنز کرنا۔

5

الْيَوْمَ أُحِلَّ لِكُمُ الظَّلَّبَاتُ وَطَعَامُ الدِّينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الدِّينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ لُحْصِنَيْنِ غَيْرِ مُسَافِحَيْنَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَنْ يَكُفُرُ بِالإِيمَانِ فَقَدْ حَرَّطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

آج سے تمہارے لئے تمام موزوں چیزوں حبائز قرار دی گئی ہیں یعنی ان لوگوں کی ضروریات زندگی جن کو مشائخ کی طرف سے کتاب دی گئی تھیں اور تمہاری ضروریات زندگی ان کے لئے حبائز ہیں۔ اور یہ بھی حبائز ہے کہ تم اہل امن کی ان جماعتوں سے معاهدات کرو جسہوں نے دوسری جماعتوں سے معاهدات کئے ہوئے تھے اور ان لوگوں کی جماعتوں سے بھی معاهدات کی احیات ہے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی لیکن وہ معاهدات کی پاسداری کرنے والی جماعتیں ہوں نہ کہ خون خراب کرنے والیاں یا دشمن سے دستیاں کرنے والی۔

اور جس کسی نے امن قائم کرنے سے انکار کی تو اس کے اعمال بے نتیجہ ہوئے اور تنتیاً مکافات عمل کے روز خارہ پانے والوں میں ہو گا۔

6

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قَمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا أُجُوہَكُمْ وَأَيْدِيکُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَنْجِلُوكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
وَإِنْ كُنْتُمْ جُذُبًا فَاطَّهَرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَا مَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا امَانًا فَتَيَمَّمُوا
صَعِيدًا طَلِيَّا فَامْسَحُوا بِأُجُوہِكُمْ وَأَيْدِيکُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيَطْهَرَكُمْ وَلِيَتَمَّ نِعْمَةُ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اے امن قائم کرنے والو جب تم نظام حیات کو قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہو تو
۱۔ اپنی توجہ سات اور اپنے رفقاء کی قوت کو پرانے عفتائد اور خیالات سے چھٹکارا دلا لوتا کہ وہ تمہارے حقیقی معنوں
میں رفقاء ہو جائیں۔

۲۔ اور اپنے بڑوں اور چھوٹوں کے لئے شرف و محبد کی انتہائی درجے تک مسیحیٰ کے کام کرو۔۔۔
لیکن اگر۔۔۔ تم وحی الٰی سے اجنبی رہے ہو تو پہلے اپنی تطہیر کرو۔۔۔!!

اور اگر۔۔۔ تم مرضیض تھے۔۔۔ یا کسی دوسری کتاب کے پسرو کارتھے۔۔۔ ۳۔ یا تم میں سے کوئی ایک نحپلی سطح سے آیا
ہے۔۔۔ یا تم کو کسی کمزوری نے پکڑ رکھا ہے۔۔۔ اور تم وحی الٰی کو بھی نہیں پاتے۔۔۔ تو تمہارے
ارادے اور مقصد بلند و پاکیزہ ہونے چاہئیں۔۔۔ اور انہی بلند مقاصد سے اپنے بڑے اور چھوٹوں کی
مسیحیٰ کے کام انہبام دو۔

ملکت الٰیہ تمہارے اوپر کوئی تنگی کا ارادہ نہیں رکھتی۔۔۔ بلکہ وہ چاہتی ہے کہ تمہاری تطہیر کرے اور اپنی نعمتوں کی تم پر
تمہیں کرے تاکہ تم ان نعمتوں کا صحیح استعمال کرو۔

7

وَإِذْ كُرُوا إِنْعَمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِنْيَاقُهُ الَّذِي وَأَثَقْكُمْ بِهِ إِذْ قُلْنَمْ سَمِعْنَا وَأَطْعَنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

ملکت الٰیہ نے تم کو جو نعمت (احکامات) عطا کی ہے اس کا خیال رکھو اور اس پختہ عہد و پیمان کو نہ بھول جو
اس نے تم سے لیا ہے، یعنی تمہارا یہ قول کہ، "ہم نے سننا اور اطاعت فتیول کی"۔۔۔
ملکت الٰیہ کے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ رہو۔ یقیناً وہ دلوں کی باتوں کو حبانتے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

8

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُوْنُوا قَوَّا مِنْ يَٰ شَهَدَاءِ الْقِسْطِ وَلَا يَجْرِي مَنْكُمْ شَنَآنٌ قَوْمٌ عَلَى الْأَتْعِدَلُوا أَعْدَلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

اے امن قائم کرنے والو! مملکت الیہ کے لئے قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی قوم کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کرو، کیونکہ یہ مملکت الیہ کے احکامات کے ساتھ ہم آہنگی کے قریب تر ہے۔ اس لئے مملکت الیہ کے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ رہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو مملکت الیہ اس سے باخبر ہے۔

9

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

مملکت الیہ کا امن قائم کرنے والوں سے اور حبھوؤں نے اصلاحی عمل کئے ان سے واعده ہے کہ ان کو حفاظت فراہم کی جائے گی اور انہیں بڑا اجر ملے گا۔

10

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا إِيمَانًا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ

اور وہ حبھوؤں نے احکامات کا نہ صرف انکار کیا بلکہ ہمارے احکامات کو جھٹلایا۔ تو ایسے لوگ اصحاب جحیم ہیں۔

مباحث:-

اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ کون ہیں۔؟ اور جحیم کیا ہے۔؟

الْجَحِيْمِ۔ مادہ۔ ج ج م۔ روکنا جحیم عنہ۔ وہ اس سے رک گیا، الجحیم بخیل کو کہتے ہیں،

تجھم بخیل اور تنگ دلی کو کہتے ہیں تنگدی کی وجہ سے انسان اندر ہی اندر جلتا بھنتا رہتا ہے اس لئے جلنے کا مفہوم ماخوذ کیا گیا۔ لیکن یہ آگ وہ آگ ہے جو انسان کو اندر ہی اندر کھا جاتی ہے۔

مباحث ما قبل آیت:-

اس مفتام سے آپ کو اس بات کا لیکن بھی ہو جائے گا کہ اس قرآن میں موضوعات اور مضامین الٹ پ نہیں وارد ہوئے ہیں بلکہ ایک تسلیم کے ساتھ موضوع یا مضمون کو زیر بحث لا یا حابتا ہے اور اگلی سورہ یا اگلی آیت نہ صرف گذشتہ مضمون کو واضح کرتی ہے بلکہ آگے بیان کردہ احکامات یا واقعات کا مقدمہ ہوتی ہیں۔

اس سورہ کی ابتداء معاهدات کے پورا کرنے سے ہوئی۔ یہ معاهدات کس قوم سے ہوئے اور کس وحی سے ہوئے ان کا جواب آگے کی آیات میں آ رہا ہے۔ اور اس سوال کا جواب بھی مسلسل جائے گا کہ یہ سب معاهدات کس نے کئے۔ ظاہر ہے اس خدا سے تو ہو نہیں سکتے جس کا تصور دیا جاتا ہے۔ اس دنیا میں معاهدات کرنے والے انسان ہی ہونگے۔!

خدا یا قادر ت کس کے ذریعے معاهدات کریں۔؟ اس کا کوئی خلیفہ تو ہونا چاہئے جو معاهدات بھی کرے گا اور ان کی پاسداری خود بھی کرے اور لوگوں سے بھی کروائے۔ یہ خلیفہ ہی ہے۔ جو ہم کو مملکت الہیہ کی شکل میں متخلص کرنا ہے۔

اس آیت میں پچھلی سورہ میں بیان کردہ جنگ اور اس سے پیدا شدہ حالات کا ذکر کر کے واضح کیا جا رہا ہے کہ کن اقوام سے سابقہ پڑا ہت اور ان سے کس طرح نمٹا گیا۔

11

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ كُرُوا نَعْمَتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ قَوْمٌ أَن يَسْطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيهِمْ فَكَفَّ أَيْدِيهِمْ عَنْكُمْ وَأَنْقُوا اللَّهُ وَعَلَى اللَّهِ فَلَيَنْتَهُ كُلُّ الْمُؤْمِنُونَ

ایے امن قائم کرنے والو مملکت الہیہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہے، جبکہ ایک گروہ نے تم پر دست درازی کا ارادہ کر لیا ہت اس نے ان کے ہاتھ تم پر اٹھنے سے روک دیے۔ مملکت الہیہ کے احکامات سے ہم آہنگ رہو۔ اور اہل امن کو تو مملکت الہیہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِنْ أَبْنَائِكُمْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعْثَنَا مِنْهُمْ أُثْيَرٌ عَشَرَ نَقِيبًا وَقَالَ اللَّهُ أَنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقْمَتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ^ص
بِرُّ سُلْطَنِي وَعَزَّزْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَا كَفَرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتُكُمْ وَلَا دُخُلَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْمِلَهَا الْأَهْمَارُ فَمَنْ كَفَرَ
بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ

ملکت الہیہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان میں ہم نے بارہ نقب مقرر کیے تھے اور ان سے کہا تھا کہ "میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نے ملکت کے نظام کو قائم رکھا۔ اور معاشرے کو خوشحالی عطا کرتے رہے اور میرے رسولوں کے ساتھ امن قائم کیا اور ان کی طاقت بنے اور ملکت الہیہ کی بھروسہ پورے لوٹھ مدد کی تو لازماً میں تمہاری برائیاں تم سے زائل کر دوں گا اور تم کو ایسی ریاستوں میں داخل کروں گا جن کی ماتحتی میں خوشالیاں روائیں ہیں۔ مگر اس کے بعد جس کسی نے تم میں سے انکار کیا تو در حقیقت اُس نے سَوَاءَ السَّبِيلِ (متوازن راہ) گم کر دی۔

مباحث:-

اس آیت میں ایک ہستی ہے جو بنی اسرائیل میں آٹھ نقبی مقرر کری ہے۔ پہلی بات بنی اسرائیل اور ان کے نقباء کے درمیان کوئی حکمران نہیں نظر آ رہا ہے۔ دوسری بات خدا نے خود آ کر ان نقباء کو مقرر نہیں کیا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے کسی بڑے نے مقرر کیا ہو گا۔ وہ انکا خلیف ہی ہو سکتا ہے۔ اور وہ خلیف بھی اپنی من مانی سے کسی کو مقرر نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ مجلس شوریٰ سے مشورہ نہ کر لے۔ یہ مجلس شوریٰ کون ہو سکتی ہے۔ اس کو ہم نظام کا نام بھی دے سکتے ہیں اور مملکت الیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

دیکھئے اب بات صاف ہو گئی کہ بنی اسرائیل کی مملکت نے قوم میں بارہ نقبی مقرر کے جن کو حکم دیا گیا کہ جب کبھی بھی مملکت الیہ کی طرف سے کوئی پیام برآئے گا تو اس کے نہ صرف احکامات کو مان کر امن قائم کرنا ہو گا بلکہ ضرورت پڑنے پر فوجی اور مالی مدد بھی کرنی ہو گی۔ ایسے افراد کو باقوم کو ایسی ریاستوں اور سلطنتوں کی ذمہ داری دی جبائے گی جنکی ماتحتی میں خوشحالیاں روای دواں ہو گئی۔ یہ کوئی فرضی باغات نہیں ہیں جنکا تصور بھی انسان کے لئے ناممکن ہوا اور جس چیز کا انسان ادا کر سکے لامحالہ اس کی طرف سے لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ یہ ریاستیں اور سلطنتیں اسی دنیا میں ملیں گی جس کے لئے انسان نے خود کو شکری کرنی ہے۔ اور قرآن کی تعلیم بھی صرف یہی ہے کہ اس دنیا میں معاشی اور عدل کی بنیاد پر ایک رفتاری اور فناجی معاشرہ قائم کرو۔

مباحث ما قبل الآیت ۱۳

اس آیت سے آپ کو اسلامی نظام کے خود حال کا معلوم ہو جائیا کہ مملکت الیہ کا نظام کیا ہوتا ہے۔ ہم نے اللہ کو آسمانوں میں بھا کر اس کی مملکت کے تصور کو بھی اسکے ساتھ آسمانوں میں اڑا دیا ہے جس کی وجہ سے اس دنیا میں اس کے نظام کا تصور ہی ختم ہو گیا ہے۔

یاد رکھئے جہاں جہاں لفظ اللہ آتا ہے وہاں وہاں ایسی مملکت کی تصویر سامنے آئے گی جو اللہ کی صفات سے منزہ ہو گی۔ اور حقیقی معنوں میں مثالی مملکت یعنی مملکت خداداد یا مملکت الیہ کہلانے کی متحقیق ہو گی۔

13

فِيمَا نَقْضِيهِمْ مِّيقَاتَهُمْ لَعَنَاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحِرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَطَّا مَذَكُورًا بِهِ وَلَا تَرَأَتْ تَطْلُعَ عَلَى
خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

پس بوجہ اُن کا پنے عہد کو توڑنے کے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کھا اور ان کے دلوں کو سخت رہنے دیا۔۔۔۔۔
یہ الفاظ کا اٹ پھیر کر کے احکامات کو کہیں سے کہیں لے جاتے ہیں، اور جو تعلیم انہیں دی گئی تھی اُس کا ایک حصہ بھلاچکے ہیں، اور آئے دن تم کو سوائے چند افراد کے ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ لہذا انہیں معاف کرو اور در گزر سے کام لو۔ یقیناً مملکت الہی ان لوگوں کو پسند کرتی ہے جو احسان کی روشن رکھتے ہیں۔

14

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخْذَنَا مِيشَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًا مِّمَّا دُكُّرُوا إِلَيْهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَيِّنُهُمُ اللَّهُ بِهِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ

اسی طرح ہم نے اُن سے بھی پنخت عہد لیا ہت جس نے دعویٰ کیا کہ ہم "مد گار" ہیں، مگر ان کو بھی جو سبق یاد کرایا گیا ہت اس کا ایک حصہ انہوں نے بھی فراموش کر دیا پس ہم نے نظام حیات کے قائم ہونے تک دشمنی اور بعض کو ان کے درمیان رہنے دیا۔ اور مملکت الہی ان کو جلد ہی بتا دے گی کہ وہ کیا کیا مصنوعی باتیں کرتے رہے تھے۔

مباحث:-

وَسَوْفَ يُنَيِّنُهُمُ اللَّهُ بِهِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (اور ہم جلد ہی انہیں بتا دیں گے کہ وہ کیا کیا مصنوعی باتیں کرتے رہے تھے۔) یہ جلدی کب ظہور پذیر ہو گی۔۔۔۔۔؟؟

کیا یہ کروڑوں اربوں سال بعد کی بات ہے۔ پھر تو اللہ کا نظام بہت ہی سست روی کا شکار ہے۔۔۔ لیکن اگر یہ اسی دنیا کی بات ہے اور مملکت الہی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔۔۔ پھر تو امکان نہیں بلکہ یقینی طور پر جرام پیش افراد کو ان کے کئے کی سزا مل جائے گی۔۔۔ بشرطیکہ مملکت ان بنیادوں پر استوار ہو جس کو حقیقی معنوں میں مملکت الہی کہہ سکتے ہوں۔

15

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَّكِتَابٌ مُّبِينٌ

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آپ کا ہے جو ان میں سے بہت سی باتوں کی وضاحت کر رہا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے در گزر بھی کرتا ہے۔
تمہارے پاس مملکت الہیہ کی طرف سے نور یعنی روشن قوانین آپکے ہیں۔

مباحث:-

اس آیت سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ کن دو قوم کو۔ **أَهْلُ الْكِتَابِ** کہا گیا ہے-----!!
وہ دونوں قوم جو احکامات کو چھپاتے تھے، دونوں ہی کو اس آیت میں اہل کتاب کہا گیا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے مسلم اقوام قرآن کی بجائے حنارج از قرآن تعلیمات سے استفادہ کرتے ہیں اور قرآن کو بس پشت ڈالتے ہیں۔

16

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مِنْ أَتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سَبِيلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلْمَاتِ إِلَى النُّورِ يَرِيدُنَاهُ وَيَهْدِيهمُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

جس کے ذریعے مملکت الہیہ ان لوگوں کی جو اس کے احکامات کا اتباع کرتے ہیں سلامتی کے راستوں کی ہدایت کرتی ہے اور اپنے احکامات کے ذریعے انہیں تاریکیوں (عقلیاتی) سے نکال کر نور (آزادی) کی طرف لاتی ہے یعنی انہیں صراط مستقیم کا راستہ دکھاتی ہے۔

مباحث:-

اس سے پہلے بھی سورہ النساء کی آیت نمبر ۶۸ میں دیکھ چکے ہیں کہ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ کیا ہے۔۔۔؟ آئیے ایک مرتبہ پھر دہراتے ہیں۔ مسلمان روزانہ نماز میں سورہ الفاتحہ کی تلاوت کم از کم پچاس مرتبے کرتا ہے۔ اور اسال سے یہ دعامانگ رہا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ خدا نے مسلمان کو صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ عطا نہیں کی۔ بلے پا رہ ہر روز صبح سے لیکر شام تک وہی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ کی رٹ لگائے رکھتا ہے۔

پتے نہیں مسلمان کو صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ کیوں نہیں ملتی۔۔۔؟

اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے سورہ الانعام کی آیت ۱۵۳ اسے ۱۵۳ تک کامٹ لاع کیجئے۔ معلوم ہو جائیگا کہ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ کیا ہے۔ اور اسے حاصل کرنے کا ذریعہ مروج ب نماز، روزے، حج اور زکوہ نہیں ہے بلکہ کچھ اور ہے جو مولوی بھی بھی نہیں بتائیگا۔ کیونکہ جس دن اس نے لوگوں کو بتایا کہ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ کیا ہے یا لوگوں نے قرآن کھول کر سورہ الانعام کی ان آیات کا سرسری مط لاع بھی کر لیا تو نہ صرف نماز روزے سے چھٹکارہ حاصل ہو جائیگا بلکہ یہ بھی پتے لگ جائیگا کہ حج کے نام پر مسلمانوں کی خون پسینے کی کمائی کس طرح لوٹی جبار ہی ہے۔ اور زکوہ سال کے بعد ناپاک کمائی کو پاک کرنے کا ذریعہ نہیں ہے۔ سورہ الانعام کی آیات کامٹ لاع کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ کیا ہے۔۔۔؟

فُلْ تَعَالَوْ أَقْتُلْ مَا حَرَمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ الْأَنْشُرِ كُوَايِه شَيْئًا وَبِإِلَوِ الدَّيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ تَحْنُ نَرْوْقُكُمْ وَإِلَيْهِمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَيْأَيْ لَحْقٌ ذَلِكُمْ وَصَاصُمِ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٤٧﴾ کہ دواؤ میں تمہیں سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنتا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے اور بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ اور ناحق کسی حبان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے تمہیں یہ حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

مباحث قبل الآیت:-

اس مفتام سے اہل کتاب کے اس فرقے کی بات شروع ہو رہی ہے جس نہوں نے اپنے آپ کو سیدنا مسیح کے پیروکار توہہ لیکن۔۔۔ کیا انہوں نے ان کی تعلیمات پر بھی عمل کیا۔۔۔؟۔۔ اور ایک ایسی تحریک جو سیدنا مسیح کی بنیادی تعلیم پر عمل پیرا تھی اس کے خلاف ہو گئے۔ انہوں نے بھی قرآن کے لحاظ سے کفر کیا۔۔۔!!

17

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَن يَعْمَلْ مِنْ يَعْمَلْ مِنْ إِنَّ اللَّهَ شَيْئًا إِنَّ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأَمْمًا وَمَنْ فِي
الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلَلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا يَنْهَا مَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

یقیناً وہ لوگ بھی کفر کر چکے جس نہوں نے اعلان کیا کہ اللہ ہی اسیح ابن مریم ہے۔
پوچھو۔۔۔ پس کس کے اختیار میں ہے کہ اگر مملکت الیہ اسیح ابن مریم اور اس کی امت اور جو بھی عوام الناس
میں ہیں ان سب کو بلا کرنا چاہے تو انکو کون بچا سکے گا۔
اور مملکت الیہ ہی کی ملکیت میں ہے جو بھی بلندیوں اور پستیوں اور ان کے درمیان میں ہے۔ جو اس کی قانون
مشیت میں ہوتا ہے وہ تخلیق کرتی ہے۔

مباحث:-

اس سے پہلے بھی عرض کیا تاکہ **المُسِیح** کی کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک خطاب ہے کیونکہ اسم علم کے ساتھ ال نہیں آتا ہے۔ البت ان کا نام عیسیٰ ضرور ہو سکتا ہے اور **ابنُ مَرْیَمَ** کا بھی ان کے نام سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ بھی اس طرح بولا جاتا ہے جیسے **ابنَ الْسَّبِيلِ** ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو احکامات الہی پر چلتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر مسلمان کی ماں کا نام السبیل ہے۔ اسی طرح مریم کی تعلیمات جو کہ یقیناً اُنی تعلیمات ہی تھیں ہے پلنے والے کو **ابنُ مَرْیَمَ** کہا جائے گا اور اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ عیسیٰ کی ماں کا نام مریم ہت۔ مسلم کو "عبد الرحمن" بھی کہا گیا ہے۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ خدا میں رحمت کا پہلو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔۔۔

ابنُ مَرْیَمَ کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کے اندر مروت، محبت۔ اور کشادگی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوئی تھی۔ اسی لئے مریم کو حکم ہوا تاکہ فُکُلُی ^ص وَ اشْرَى وَ قَرَّى عَنْنَا فَإِمَاتَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولَى إِلَيْنِي نَدَرَثُ لِلَّهِ رَحْمَنَ صَوْمًا فَلَنَ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا۔۔۔ (پس اگر بشریت کی کوئی بات دیکھنا تو اعلان کرنا کہ میں نے توربے کی رحمت کے لئے ایک صوم کی یعنی ایک مزگی انسان کی رحمانی تربیت کی ذمہ داری اٹھائی ہے پس انسانی احکامات پر مبنی کلام پر میں کلام یعنی تبصرہ نہیں کرو گی)۔۔۔

18

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَجْتَاؤهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْثُمْ بَشَرٌ مَّنْ خَلَقَ يَعْفُرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَعْزِيزُ مَنْ يَشَاءُ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ

اور وہ لوگ جو ہدایت یافت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو مملکت الیہ کامددگار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم تو قدرت الیہ کے ابنا، اور اس کے محبوب ہیں۔ تو پوچھو پھر وہ تمہاری عنطاط کاریوں کے باعث سزا کیوں دیتا ہے۔ بلکہ تم بھی اور مخلوقات کی طرح ایک بشر ہو۔۔۔ وہ اسے معاف کرتا ہے جو اس کی قانون مشیت پر پورا اترتا ہے اور سزا بھی اس ہی کو دیتا ہے جو اس کے قانون مشیت کے مطابق سزا کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اور اسی کی مملکت کے لئے ہے جو بھی بلندیوں اور پیشیوں اور ان کے درمیان میں ہے۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

مباحث:-

اس آیت میں واضح کر دیا کہ اس وقت کے اہل کتاب کی کیا روشن رہی تھی جس کی وجہ سے وہ مملکت الیہ کے سزاوار فرار دے گئے تھے۔ ان اہل کتاب کو بھی واضح کر دیا کہ یہ یہود و نصاریٰ تھے۔ یاد رکھئے کہ قرآن نے کسی قوم کو تابد سزا نہیں سنائی ہے کہ اس کے آباء و اجداد کی غلطیوں کی سزا ہزاروں سال کے بعد آنے والی نسلیں بھگتی رہیں۔ اور نہ ہی پہلے سے تعین کر رکھا ہے کہ کوئی قوم ہمیشہ کے لئے جہنم رسید ہوگی۔

19

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِّنَ الرَّسُولِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَدِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ
وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اے اہل کتاب! رسولوں کی تعلیم کے کمزور ہونے کے بعد ادب تمہارے پاس ہمارا رسول آپ کا جو تم پر واضح کر رہا ہے، تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی سمجھانے والا اور پیش آگاہ کرنے والا نہیں آیا سو۔۔۔ اب وہ سمجھانے والا اور پیش آگاہ کرنے والا آپ کا ہے۔ اور قدرت الیہ ہر شیٰ کے پیمانے بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

مباحث:-

عجمی ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جس میں رسولوں کے آنے کے سلسلے کو بند کیا گیا ہے، اے الٰہ کتاب! ہمارا یہ رسول ایسے وقت تمہارے پاس آیا ہے اور دین کی واضح تعلیم تمہیں دے رہا ہے جبکہ رسولوں کی آمد کا سلسہ ایک مدت سے بند ہتا ہے تو کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا سو یکھو! اب وہ بشارت دینے اور ڈرانے والا آگیا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (عجمی ترجمہ)

رسولوں کا ایک عرصے تک آنابند کیوں ہو گیا۔۔۔؟؟ کیا کسی رسول کی ضرورت نہیں رہی تھی۔۔۔؟؟ کیا اس بوجگے ہو گئے تھے۔۔۔؟؟ یا سب لوگ ہی ہدایت سے بے بھرہ تھے۔۔۔؟؟

آج کیوں رسول نہیں آرہے جب کہ آج اس بگاؤ کی دنیا میں ہدایت کی سخت ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔؟

اصل بات یہ ہے کہ ہم نے ہر کام اس خدا کے لئے چھوڑ دیا ہے جس کو آسمانوں میں بھاگا یا ہے۔ کبھی یہ نہیں سوچا کہ رسول اسی قوم سے خود اٹھے گا جس قوم میں ذرا بھی اصلاح کی خواہش ہو گی۔

آسمانوں میں بیٹھے خدا نہ تو پہلے کبھی زمین پر اتر کر رسولوں کو متعین کیا ہے اور نہ ہی کبھی کرے گا۔ یہ تو انسانوں میں سے خود آتے ہیں اور کارناۓ اخبار مے کر قوم کو سدھارتے ہیں۔

اوپر کی آیات سے ایسا تاثر ملتا ہے جیسے کہ ایک عرصے تک قوم میں زوال کا ایسا شکار رہیں کہ ان میں ایک بھی انسان اس لائق نہ ہتا (جیسا آج کل پاکستان کا حال ہے) کہ قوم کو سدھارتا۔

20

وَإِذْقَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِذْ كُرُونَعَمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ أَنْبِياءً وَجَعَلَكُمْ مُلُوْكًا وَأَتَأْكُمْ مَالَمُ يُؤْتَ أَحَدًا فِيْنَ الْعَالَمِينَ

یاد کرو جب موسیؑ نے اپنی قوم سے کہا ہتا کہ "اے میری قوم کے لوگو! مملکت البر کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تمہیں عطا کی تھی جب کہ اس نے تم سے سربراہ مقرر کئے اور تم کو فرمانروابنا یا۔ اور تم کو ایسا کچھ دیا جو مساکن میں سے کسی کو نہیں دیا۔

21

يَا قَوْمِ اذْخُلُوا الْأَنْصَارَ الْفَقِيلَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُوا عَلَى أَذْبَابِ رُكُمْ فَتَنَقْلِبُوا إِخْرَاسِرِينَ

اے میری قوم اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو ملکت الہیہ نے تمہارے لیے مقرر کر دی اور پیچھے نہ ہٹنا کہ کہیں تم ناکام واپس لوٹو۔

مباحث:-

اس آیت سے یہ نتیجہ نکالتا کہ اسلامی ممالک کسی بھی ملک پر چڑھ دوڑ سکتے ہیں۔۔۔۔ عناطہ ہے۔ کم از کم پچھلی دو سورتوں میں جنگ کی وحی بتائی گئی اور وہاں کے رہنے والوں پر ظلم و ستم کی وحی ان ریاستوں کی اپنے لوگوں پر مظالم تھے جس کی وحی سے ان ممالک سے معاهدات بھی کئے گئے۔

اس سورہ میں ایسی ملکت سے باقاعدہ تصادم کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے اور فوجیوں سے کہا جا رہا ہے کہ بدلی کا مظاہرہ نہیں کرنا ورنہ ناکام لوٹو گے۔ جس کا مطلب یہ نہیں کہ قدرت کسی بھی ملک کو کسی کے حوالے کر دیتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو فوجیوں کو یہ کہنے کی کیا ضرورت کہ ثابت قدی سے جنگ کرنا ورنہ ناکام لوٹو گے۔

22

قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّ فِيهَا أَقْوَمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَذْخُلُهَا حَتَّى يَجْرُ جُوامِنْهَا فَإِن يَجْرُ جُوامِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ

انہوں نے کہا "ای موسی بے شک اس میں ایک زبردست قوم ہے اور ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ وہاں سے نکل جائیں پھر اگر وہاں سے نکل جائیں تو ہم ضرور داخل ہوں گے"

23

قَالَ رَجُلٌ مِنَ الَّذِينَ يَكْافِفُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُم مُؤْمِنِينَ

ملکت الہیہ کے انعام یافت لوگوں میں سے دو قوانین سے ڈرنے والے مردمیہ اس نے کہا کہ ان لوگوں پر احکامات کے دروازہ سے داخل ہو جاؤ پھر جب ایک مرتب تم اس میں داخل ہو گئے تو تم ہی غالب ہو گے اور ملکت الہیہ کے قوانین پر بھروسہ رکھو اگر تم اہل امن ہو۔

مباحث:-

یہ باب وہی باب ہے جو سورہ **البقرہ** کی آیت نمبر ۵۸ میں زیر مطالعہ آچکا ہے۔ اور یہ وہی باب ہے جو سیدنا یوسف نے بننے ہونے دیا ھتا۔ یہ احکامات الہی کا دروازہ ہے۔

24

قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّا لَن نَدْخُلُهَا أَبَدًا إِمَّا دُهْبَرْتَ فَأَذْهَبْتَ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَا هُنَا قَاعِدُونَ

وہ بولے ائے موٹی۔! جب تک وہ حبار لوگ وہاں ہیں ہم وہاں کبھی نہیں جائیں گے۔ اس لئے تم اور تمہارا نظام روپیتہ جائے اور لڑے ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

25

قَالَ رَبِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَأَنْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ

موسیٰ نے کہا کہ ائے میرے حاکم میرے اختیار میں میری اور میرے بھائی کی سوچ ہے تو ہم کو نافرمان قوم سے میز کر دے۔

26

قَالَ فَإِنَّهَا لُحْرَمَةٌ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبَدُونَ سَنَةً يَتَيَّهُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسُ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ

جواب دیا "پس یقیناً ان پر یہ خوشحال زندگی حرام ہے، یہ پستی میں مارے مارے پھریں گے، اس لئے ان نافرانوں کی حالت پر ہر گز ترس نہ کھانا"

27

وَأَنْلُ عَلَيْهِمْ بَئِآ أَبَيَّ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا فُرْبَانًا فَتَعْفَلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقْبَلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لِأَكْثَرِهِنَّ قَالَ إِنَّمَا يُتَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ

تو اہل کتاب کو آدم کے دو بیٹوں کا قصہ بر بنائے حق سنادے جب ان دونوں نے قریب سے قریب تر ہونا پہا تو ان دونوں میں سے ایک کی قربت مقبول کی گئی اور دوسرے کی مقبول نہ کی گئی اس پر اس نے کہا میں لازماً تجھ سے لڑوں گا۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ مملکت الہیہ تو فرمان برداروں کو ہی قریب رکھتی ہے۔

مباحثہ ما قبل الآیت:-

زیر مطالعہ آیت کا معنی و مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ کسی زمانے میں اللہ کو یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کون اس کی عبادت میں زیادہ مشغول رہتا ہے اس نے ایک ترکیب بنکالی تھی اور وہ یہ کہ لوگ قربانی کے لئے حبانوروں کو میدان میں رکھتے تھے اور آسمان سے آگ کا گولہ اس حبانور کو اٹھا لے جب تاہت جس کی قربانی اللہ کو پسند ہوتی تھی۔ کہاںی بہت طویل اور فضول ہے اس لئے تحقیق کے لئے کسی بھی تفسیر کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔

اصلاًیہ دو اقوام کی داستان ہے۔۔۔۔۔ ایک اپنی حکومت کے اصول ان بندیاں پر استوار کئے ہوئے تھی جو قوانین قدرت کے ساتھ ہم آہنگ تھے۔۔۔۔۔ جبکہ دوسری قوم بھی چپا ہتی تو یہی تھی کہ وہ بھی قوانین قدرت کے ساتھ ہم آہنگ ہی اختیار کرے لیکن عناط طریقوں کے ذریعے۔۔۔۔۔ کیونکہ دونوں اقوام ہی قوانین قدرت کے قریب رہنا چاہتی تھیں یعنی ان کے مطابق ہی عمل پسیر ارہنا چاہتی تھیں۔

اوپر کی آیات میں موں اور ان کی قوم کی داستان بیان کرنے کے بعد بطور دلیل اس قصے کو بیان کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ یہ دو نظریات کی جگ تھی جس میں ایک نے کامیابی حاصل کر لی اور دوسرے کو ناکامی ہوئی۔ اس مثال سے ان اقوام کو جن کا ذکر پہلی سورتوں میں بھی گزر چکا اور آگے بھی آرہا ہے صرف بتانا یہ مقصود ہے کہ اس طرح کی کیفیات میں اقوام عالم کا رو یہ کیا ہونا چاہئے۔

اگر کہ تو نے اپنی طاقت کو میرے خلاف استعمال کیا تاکہ تو مجھ سے لڑے۔۔۔! میں پھر بھی اپنی طاقت کو تیرے خلاف استعمال نہیں کروں گا کہ میں تجھ سے لڑائی کروں۔۔۔ میں مملکت الیہ سے جو عالمین کا مرتبی ہے خوف کھاتا ہوں۔

29

إِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِكُ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ

میں تو چاہتا ہوں کہ۔۔۔ میرے اور اپنے اعمال کی بے اعتمادی تو ہی سمیٹ لے اور دشمنی کی آگ میں جلنے والے لوگوں میں سے تو ہی بن جائے اور ظالموں کی بھی سزا ہوتی ہے۔

مباحث:-

ایک مرتبہ پھر یاد دلادین کہ "أَصْحَابِ النَّارِ" وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے ہی لوگوں سے دشمنی کرتے ہیں۔ یہاں بھی ایک قوم جو دوسرا قوم کے خلاف ہاتھ نہ اٹھانے کی وجہ بستار ہی ہے وہ بھی ہے کہ میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے البتہ اگر تو میرے خلاف جنگ کرے گا تو اس دشمنی کا تو ہی ذمہ دار ہو گا۔
اور انسان جو اس دشمنی کی آگ میں جلتا رہے گا وہ خود اس کی سزا بھلگتا رہے گا۔

30

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتَلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ

مگر اس کے نفس نے اس کو بھائی کے ساتھ جنگ کرنے پر اکا یا تو اس نے بھائی سے جنگ کی اور خارہ اٹھانے والوں میں ہو گیا۔

31

فَبَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا أَيَّتَحُثُ فِي الْأَرْضِ لِيُبَيِّنَ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا أَوْيَتَنَا أَعْجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغَرَابِ فَأُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيٍّ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ

تو تیجتاً مملکت الیہ نے ایک تیز اور پھر تیلے کو مقرر کیا جو عوام میں بحث کرتا تھا تاکہ وہ اس کو بتائے کہ اس کے بھائی نے اس کی عنطلی کو کیسے چھپایا۔
کہنے لگا۔ افسوس۔۔۔! مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ میں اس تیز طریقہ کیا ہوتا کہ اپنے بھائی کی برائی کو چھپا دیتا۔۔۔ پھر وہ پشیمان ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

مباحث:-

اس آیت میں چند بہت اہم باتیں سامنے آتی ہیں۔ سب سے پہلے تو ہم ان الفاظ پر غور کر لیتے ہیں جن کی ترجیحی پتھروں کے زمانے کی کہانیوں کے ذریعے کی گئی ہے۔

آسمان سے کوئے کا آنا۔ اور اس کے کھونے پر پتہ چلتا کہ لاش کو کیسے چھپایا جاتا ہے.....!!۔۔۔ کیا اس سے پہلے مردوں کی لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا کوئی طریقہ نہ ہوتا۔ اور اگر نہیں ہوتا تو یہ کس زمانے کی باتیں قرآن بسیار کر رہا ہے۔۔۔؟؟۔۔۔

فَبَغْثَ -- مادہ ب عث -- کسی کو وفدت بتا کر بھیجنا۔ مقرر کرنا۔ کسی کو نمائندہ مقرر کرنا۔ وفدت بھیجنا۔ کسی کا احتساب کے لئے کھڑیرے

میں کھڑا کرنا زَعْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ لَنْ يُبَغْثُوا قُلْ بَلِّي وَهَرَي لِتَبْعِثُنَّ ثُمَّ لِتَنْبُوْنَ بِمَا عَمِلُتُمْ وَذِلِّكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (کافر لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ نہیں کھڑے کئے جائیں گے۔ اعلان کر دو کہ ہاں میرا پانہ را اس بات پر گواہ ہے کہ تم ضرور کھڑے کئے جاؤ گے پھر تمہیں بتایا جاتے گا جو کچھ تم نے کیا ہو گا اور یہ کام ملکت الہیہ کیلئے بالکل آسان ہے)۔۔۔۔۔ (سورہ تحابن)

غُرَاباً-- مادہ --غ ر ب معنی-- پلے جانا۔، جدا ہونا۔ سورج حباند ستارے کا ڈوبنا۔ کسی شخص کا دور ہو جانا۔ یا غائب ہو جانا۔ پر دیسی ہونا۔ غیر مانوس ہونا۔۔۔۔۔۔۔ ان بنیادی معنوں سے اخذ کیا گیا معنی "کوَا" بھی ہے کیونکہ وہ غائب ہو جاتا ہے اور غیر مانوس ہوتا ہے۔۔۔!

يَبَحْثُ-- مادہ ب حث معنی-- بحث مباحثہ کرنا۔ نقشیش کرنا۔ کھود کر یید کرنا کالانا۔

يُؤَرِّي-- چیچھے کرنا۔ کسی کے لئے آڑبنا۔ چھپانا۔

سَوْعَةً-- مادہ س و ء -- بری خصلت۔، عسیوب بات یا کام۔، ہر وہ قول و فعل جس کے کرنے پر شرم محسوس ہو۔۔۔ قرآن میں بمقابلہ

خَسَنَةً تعدد مفاتیمات پر آیا ہے۔

اس قصے کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ دو اقوام قوانین قدرت کے ساتھ ہماہنگ ہو کر رہنا صاحبیتی تھیں لیکن چھوٹے موئے اختلافات کی بنا پر جنگ و جدال یا لڑائی جھنگڑا کرنا ٹھیک بات نہیں۔ اور بات چھپی نہیں رہتی۔ اگر صحیح نقشیش کی جائے تو مع اما کھسا کر ا من آہ ۲۹ سورہ نہ امریہ کا اع۷ ہوتا ہے۔

<p>32</p> <p>مِنْ أَجْلِ ذُلْكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَانَمَا قَاتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْبَاهَا فَكَانَمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُّسْلِمًا بِالْبَيْنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمْ يَسْرِفُونَ</p>	<p>اسی وحہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس کسی نے بغیر دلیل کے کسی نظریہ حیات پر جنگ کی، یا عوام میں فاد پھیلایا تو ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانیت کے ساتھ جنگ کی۔۔، اور جس کسی نے نظریہ حیات کو حیات آفرینی دی تو وہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے تمام انسانیت کو حیات آفرینی عطا کی۔</p> <p>اور حقیقت میں تو ان کے پاس ہمارے رسول واضح احکامات لے کر آچکے ہیں۔ پھر بھی ان میں سے بہت سے لوگ اس کے بعد بھی عوام میں حدود سے تحبا وزکرنے والے ہی ہیں۔</p>
<p>33</p> <p>إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُخَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقْتَلُوا أَوْ يُصْلَبُوا أَوْ تُقْطَعَ أَيْدِيهِمْ وَأَنْ جُلْهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذُلْكَ هُنُّ الْخَذِيْرُ فِي الدُّنْيَا وَهُنُّ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ</p>	<p>ان لوگوں کی سزا جو ملکت الہیہ اور اس کے پیغمبروں سے جنگ کریں اور ملک میں فاد کے لئے تگ و دو کریں یہ ہے کہ</p> <p>۱۔۔ ان کے ساتھ جنگ کی حبائے</p> <p>۲۔۔ یا ان سے سختی سے نبڑھائے</p> <p>۳۔۔ یا بوجہ ان کے اختلاف کرنے کے ان کی قوت اور ان کی حمایت کو حستم کیا جائے</p> <p>۴۔۔ یا ان کو عوام کے درمیان وقار بنا دیا جائے۔</p> <p>یہ ذلت و رسولی ان کے لیے ادنیٰ زندگی میں ہے اور مکافات عمل کے دن عظیم عذاب ہے۔</p>

مباحث:-

اس آیت کے روایتی ترجیوں میں فادیوں کو قتل اور صلیب دینے کے بعد کہا جا رہا ہے کہ "یہ ذلت و رسولی تو ان کے لیے اس دنیا میں ہے" ملاحظہ فرمائیے کہ ایسے لوگ قتل اور صلیب دئے جانے کے باوجود ذلیل کے جائیں گے۔ ایک مرے ہوئے شخص کو کس طرح ذلیل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو مدرس جسین اور مفسرین ہی بت سکتے ہیں۔ !!!

يُصَلِّبُوا۔ مادہ صلوب۔ معنی۔، سخت۔، مضبوط۔، طاقتور۔،

کیونکہ ریڑھ کی ہڈی مضبوط ہوتی ہے اور کچھ فرقوں نے اپنے رسول کو (cross) یعنی صلیب پر اسی لئے اٹکایا تھا کہ سارے جسم کا بوجھ ریڑھ کی ہڈی نے اٹھالیا ہتا۔ اور بعد کو لفظ صلیب کو بنیادی معنوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جیسے جس کا یہ اسی لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

تُقْطِعَ۔ مادہ۔ قطع۔ کاشنا۔، جدا کرنا۔، مختلف۔ معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے قطع الصدیق دوست سے قطع تعلق کرنا۔ قطع لسانہ کسی کی زبان بند کرنا۔، قطع المسافہ سفر طے کرنا وغیرہ۔، کیونکہ یہ طاقت کو کہتے ہیں اس لئے قطع ید کے معنی ہونگے کسی کی طاقت کو ختم کرنا۔
يُنْفِّذُوا۔ مادہ۔ نفی۔۔ معنی دھنکارا ہوا۔، اسی مادہ سے لفظ غنی ہے۔۔ یعنی ایسے شخص جس کا کوئی وقار نہ ہو۔ جس کی کوئی حیثیت اور عزت نہ ہو۔
معاشرے میں حقوقات کی نظر سے دیکھا جانے والا۔

34

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِيرُوهُوا عَلَيْهِمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ۔، جب ان لوگوں کے ملکت الیہ رحمت کے ساتھ معاف کرنے والی ہے۔

35

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهُدو فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

		اے امن کے قائم کرنے والوں ملکت الیہ کے احکامات کی تابع داری کرتے رہو اور اس کی راہ کی تلاش میں رہو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرتے رہو، تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔
36		<p style="text-align: center;">إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَأَنَّ هُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ بِجَمِيعِهَا وَمِثْلُهُ مَعَهُ لِيُفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا تُقْسِلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ</p>
		بے شک وہ لوگ جوانکاری ہیں اگر ان کے لئے جو کچھ بھی دنیا میں موجود ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو تو بھی دین الہی کے قائم ہونے کے وقت عذاب سے بچنے کے لیے اگر یہ بد لے میں دینا ہاپا ہیں تو بھی ان سے قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔
37		<p style="text-align: center;">يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجٍ إِنْ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ</p>

مباحث ما قبل الآیت ۳۸:-

اس آیت میں **وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ** آیا ہے جس کا ترجمہ چور اور چورنی کیا جاتا ہے۔ حالانکہ سورہ یوسف کی آیات ۷۷ اور ۸۱ میں سیدنا یوسف کے لئے یہی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ کیا انہوں نے بھی کوئی چوری کی تھی۔۔۔۔۔؟؟؟

قَالُوا إِنَّ يَسْرِيقُ فَقَدْ سَرَقَ أَخَّهُ اللَّهُمَّ مِنْ قَبْلٍ ۝ ۷۷ ۝

إِنْ جِعْلُوا إِلَيْ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ أَبْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهَدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِغَيْنِيْبٍ حَافِظِيْنَ ۝ ۷۷ ۝

یہ دونوں آیات اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ نہ تو سیدنا یوسف نے کوئی چوری کی تھی اونہ ہی ان کے کسی ہم نظریاتی فرد نے جسے اس کا بھائی کہا جاتا ہے چوری کی تھی۔ لیکن پھر بھی ان پر سرقہ کا الزام لگایا جا بارہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سرقہ صرف کسی چیز کے چوری کرنے کو ہی نہیں کہا جاتا ہے بلکہ اسکے دوسرے معنی بھی ہیں۔ سورہ یوسف میں نظام کے بدلنے کو سرقہ کہا گیا ہے۔ یاد رکھئے۔۔۔ ایک نظام کو ہٹا کر دوسرے نظام کے لانے کو سرقہ کہا گیا ہے۔

سارق قرآن کی اصطلاح میں اس شخص کو کہتے ہیں جو حناموشی سے کسی کے نظریات پر حملہ کرے اور اس کے نظریات میں تبدیلی لے آئے۔

دیکھئے اگر چور کی سزا یہی ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دئے جائیں تو

۱۔۔۔ یہ انسانیت سوز سزا کسی بھی معیار پر قابلِ قبول نہیں ہے۔

۲۔۔۔ یہ انسانی ہمدردی اور رواداری کے خلاف ہے۔

۳۔۔۔ یہ سزا ہر زمانے میں کسی بھی مہذب معاشرے میں عدل و انصاف کے خلاف ہے۔

۴۔۔۔ ہاتھ کاٹ کا لاحبائے اس کا فیصلہ کون کرے گا۔۔۔؟

۵۔۔۔ کتنی چوری پر کتنی سزا ہو گی۔۔۔؟

اور کوئی فرد یا جماعت احکامات کو بد لنے کی کوشش کرے تو ان کی قوت کو حتم کرو۔۔۔۔۔ یہ ان کے کئے کی سزا
ملکت کی طرف سے ہے۔۔ اور مملکت الیہ باحکمت غلبے والی ہے۔

مباحث:-

آیات ۳۸ اور ۳۹ کا ردِ اکیٰ ترجمہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیے
(اور چور، خواہ عورت ہو یا مرد، دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عمرت ناک سزا اللہ کی قدرت سب پر غالب ہے اور وہ دنا و بینا ہے) (38) پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کر لے تو اللہ کی نظر عنایت پھر اس پر مائل ہو جائے گی، اللہ بہت در گزر کرنے والا اور حسم فرمانے والا ہے)
چور کے ہاتھ کٹ حبائیں اور وہ ایسا حکم حباری کرنے والے کو دنا و بینا سمجھے۔۔۔۔۔ یا للعجب۔۔۔۔۔ !! اچھا حلقے مان بھی لیا کہ اس حکم میں کوئی دانا نہیں تھی جو ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی لیکن۔۔۔۔۔
کیا یہ اُگلی آیت سے مطابقت رکھتا ہے۔ کہ۔۔۔۔۔ (اللہ بہت در گزر کرنے والا اور حسم فرمانے والا ہے)۔۔۔ ہاتھ تو کاٹ ڈالے گئے۔۔۔ اب کہاں کادر گزرا اور کہاں کی رحمانیت ۔۔۔۔۔ ۹۹۹۹۹۹؟؟؟؟؟
ہماری ملائیت نے مصلحت خیزی کی انتہا کر دی ہے۔

39

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمٍ مُّهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوَّبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ عَفُوٌ رَّحِيمٌ

پھر جو ظلم کرنے کے بعد باز آجبائے اور اصلاح کر لے توبہ شک مملکت الیہ اس پر رجوع برحست ہو گی
یقیناً مملکت الیہ رحمت کے ساتھ معاف کرنے والی ہے۔

مباحث:-

اس آیت میں ایک لفظ توبہ آیا ہے جس کے معنی زبانی کلائی اللہ توبہ کرنے کے لئے حباتے ہیں۔ بہت ہو تو جس شخص کے ساتھ زیادتی کی ہوا سے معافی مانگنے کو کافی سمجھاتا ہے۔ یاد رکھئے
توبہ کے معنی ہیں۔۔۔۔۔ ۱۔۔ عذر و رش کا اعتراف۔۔۔۔۔ ۲۔۔ عتلی کی وحبة سے نقصان کا زالہ۔۔۔۔۔ ۳۔۔ اپنی روشن کی اصلاح۔۔۔۔۔

40	<p>أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ</p> <p>کیا تم کو نہیں معلوم کہ تمام بلند وزیریں کا اختیار ملکت الہی ہی کے لئے ہے۔ وہ اس کو عذاب دیتی ہے جو اس کے قانوں مشیت پر پورا ترتا ہے اور معاف بھی اس کو کرتی ہے جو اس کے قانون مشیت پر پورا ترتا ہے۔ اور ملکت ہر شی کا پیمانہ بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔</p>
41	<p>يَا أَيُّهَا الرَّحْمَنُ لَا يَجْزِنَكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَاتَلُوا أَمَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُواكَ حِجَرٌ فَوْنَ الْكَلْمَةِ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنَّ أُوتِيسْمُ هَذَا فَخُذُوهُ وَإِنَّ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَهُو وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتُهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُظَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خَرْزٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ</p> <p>اے پیغمبر! تمہارے لیے وہ لوگ باعث رنج نہ ہوں جو کفر کی راہ میں بڑی تیزی دکھارے ہیں جو من سے کہتے ہیں کہ ہم اہل امن ہوئے مگر دل ان کے امن سے حنالی ہیں یا ان لوگوں میں سے ہوں جو ہدایت یافتے ہوئے کا دعویٰ کرتے ہیں، جو جھوٹ پر کان دھرتے ہیں، اور دوسرے لوگوں کی حناطر، جو تمہارے پاس کبھی نہیں آئے، سن گن لیتے ہیں، احکامات کو اپنی جگ سے ہیر پھیر کر لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے تو لے لو اور اگر ایسا نہ ہو تو ہو شیار ہے۔</p> <p>ملکت الہی نے جسے آزمائش میں ہی رہنے دیا ہو تو اس کو ملکت کی گرفت سے بچانے کے لیے تم کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ یہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو ملکت الہی نے غیر مطہر ہی رہنے دیا ہے۔</p> <p>ان کے لیے ادنیٰ زندگی میں ذلت ہے اور نتیجتاً مکافات عمل کے دن ان کے لئے سخت سزا ہے۔</p>

مباحث:-
وہ لوگ جو حکم عدالی کی انتہاء کو پہنچ جاتے ہیں کہ ان کے لئے کوئی بھی اصلاحی پروگرام فناہہ مند نہیں ہوتا تو آخری درجے میں وہ سزا کے ہی مستحق قرار پاتے ہیں۔

42

سَمَّا حُونَ لِلْكَذِيبِ أَكَلُونَ لِلْسُّحْمَتِ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ تُعِرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

یہ جھوٹ بولنے کے لیے سن گن لینے والے ہیں اور حرام کائی کو کھانے والے ہیں۔ سو اگر ایسے لوگ تمہارے پاس آئیں۔ تو تم ان میں فیصلہ کر دیا ان سے معذرت کرو، اور اگر تم ان سے اعراض کرو گے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگڑ سکیں گے لیکن اگر فیصلہ کرو تو ان میں انصاف سے فیصلہ کرنا بے شک ملکت الہیہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتی ہے۔

43

وَكَيْفَ يُحِكِّمُونَكَ وَعِدَّهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّونَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ

اور یہ تمہیں کیسے حکم بناتے ہیں جبکہ ان کے پاس التّوْرَاةُ موجود تھی جس میں قوانین قدرتے موجود تھے اور پھر بھی یہ اس سے من موزر ہے تھے۔
اور یہ لوگ امن دینے والے نہیں تھے۔

44

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا إِلَيْنَا هُنَّا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَابُرِّيُّونَ إِنَّمَا اسْتُحْفَظُوا مِنْ كِتَابٍ إِنَّمَا كَانُوا عَلَيْنِهِ شُهَدًا فَلَا تَخْشُو النَّاسَ وَالْخَشُونَ وَلَا تَشْتُرُوا إِبَآيَاتٍ قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِهِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

ہم نے التّوْرَاةَ نازل کی تھی جس میں ہدایت اور روشنی تھی۔ اور سارے سربراہان اہل سلامتی اُسی کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے جو ہدایت یافتہ، نظامِ ربویت سے منسلک افراد اور انو شہتہ مملکت کو محفوظ کرنے والے تھے کیونکہ انہیں مملکتِ الیہ کے احکامات کی حفاظت کا ذمہ دار بنا یا گیا تھا اور وہ اس پر گواہ تھے پس تم لوگوں کے سامنے نہ جھ کو بلکہ میرے (مملکتِ الیہ) کے سامنے جھ کو اور میرے احکامات کو تھوڑی سی قیمت کے عوض نہ پیچو۔۔۔، اور وہ لوگ جو مملکتِ الیہ کے دئے گئے احکامات کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔

مباحث:-

اس آیت میں التّوْرَاةَ معرفہ بلاام آیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ بہت سی کتابیں توراۃ کے نام سے مشہور تھیں۔ وہ کتاب بھے قرآن تسلیم کرتا ہے وہ توراۃ نہیں بلکہ التّوْرَاةَ ہے۔۔۔

45

وَكَبَّنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسَّيْنَ بِالسَّيْنِ وَالْجُرْوَحَ قَصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْهُمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اور ہم نے ان پر اس کتاب میں لکھا ہتا کہ ہر ذات کے زخم کی پسروی انہی حالات کو مدد نظر رکھ کر کی جانی چاہئے۔۔۔۔۔

یعنی۔۔ جن حالات کے تحت جرائم کی مدد کی گئی ہو انہی حالات کے تحت اس کی تفتیش ہونی چاہئے، اور جن حالات کے تحت کسی کی خودداری محبوح ہوئی ہو تو اس کی تفتیش انہی حالات کو مدد نظر رکھ کر کرنی چاہئے،

اور جن حالات کے تحت زبان درازی کی گئی ہو انہی کے مدد نظر اس کی تفتیش ہونی چاہئے، اور اگر کسی کی ذات اس کی روایات اور رسومات کی وحی سے ہوئی ہو تو تفتیش انہی حالات کے تحت کرنی چاہئے۔

پس جس کسی نے تصدیق کی تو یہ اس کی عملی کادر گزر کرنا ہے اور جو کوئی ان احکامات کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو قدرت الہی نے عطا کئے ہیں۔۔۔۔ تو ایسے ہی لوگ تحقیقتاً ظالم ہیں۔

انف۔ مادہ **انف** ۔۔۔ معنی۔۔ خودداری، بسبب خوت پر ہیز کرنا۔ حکمہ استئناف وہ عدالت جہاں اپیل دائر کی جائے۔۔۔ اپیل کو رٹ۔۔۔
عدالت مراغہ

اور ہم نے ان کے پیچھے ان ہی کے قدموں پر عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو التَّوْرَاتُ سے اس کا مصدق ہتا جو اس کے سامنے تھی۔، اور ہم نے اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی تھی اور التَّوْرَاتُ سے اس کی مصدق تھی جو اس کے درمیان طاقت تھی۔ اور راہبستانے والی اور حکاماتِ الٰہی کو قائم کرنے والوں کے لئے نصیحت تھی۔

مباحث:-

فَقَيْنَا- مادہ حقیقی۔۔۔ معنی۔۔۔ کسی کو کسی کے نقش قدم پر چلانا۔

الْتَّوْرَاه جیسے پہلے بھی عرض کیا کسی بھی اسم علم پر ال داخن نہیں ہو سکتا التَّوْرَاه پر ال داخن ہونے کا مطلب ہے کہ اس لفظ کو نکرہ سے معرفہ بنایا گیا ہے۔ یعنی بہت سی تواریخ میں سے ایک تواریخ کو اس معرفہ بنایا گیا ہے۔

47

وَلَيُحَكِّمُ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ إِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يُحَكِّمْ إِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور لازم ہتا کہ اہل انجیل اس کے مطابق فیصلہ کرتے جو قدرتے نے اس میں نازل کیا ہتا اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی تو قانون شکن ہیں۔

48

وَأَنَزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحُقْقِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَمِّمًا عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ يَتَنَاهُمْ إِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَنَزَّعُ أَهْوَاءُهُمْ عَمَّا جَاءَكُمْ مِنَ الْحُقْقِ لِكُلِّ جَعْلَنَا مِنْكُمْ شَرِيعَةً وَمِنْهَا أَجَأْجَا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكُنْ لَيْبَلُو كُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَقْرُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيَنْبَسُكُمْ إِمَّا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

پھر ہم نے تمہاری طرف یہ حقوق کی کتاب بھیجی اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس کے سامنے کتاب سے تھی اور اس پر نگہبان ہے۔

لذاتِ قدرت کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے درمیان معاملات کا فیصلہ کرو اور جو حق سے تمہارے پاس آیا ہے اس سے منہ موڑ کر ان کی خواہشات کی پسروی نہ کرو۔

ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک شریعت اور ایک راہ عمل مقرر کی ہے اگر قدرت کی قانون مشیت ہوتی تم سب کو ایک ہی امت بن سکتا ہے، لیکن اس نے یہ اس لیے کیا کہ جو کچھ اس نے تم لوگوں کو دیا ہے اس میں تمہارے لئے نمودار کے موقع فراہم کرے۔

لذاتِ حیرات (قوانينِ قدرت) میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو آخر کار تم سب کو مملکت الہیہ کی طرف لوٹنا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتادے گی جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔

49

وَأَنْ أَحْكُمْ بَيْنَهُمْ إِنَّمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَنْتَعِ أَهْوَاءَهُمْ وَإِنْدَهُمْ أَنْ يَفْتَنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوْلُوا فَاعْلَمُ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضٍ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لِقَاسِفُونَ

پس تم قدرت کے نازل کردہ قوانین کے مطابق ان لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور ان کی خواہشات کی پسروی نہ کرو۔ اور ان سے ہوشیار ہو کہ یہ لوگ قوانینِ قدرت کے بعض معاملات میں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

پھر اگر یہ اس سے منہ موڑیں تو جان لو کہ قدرت نے ان کی بعض بے اعتدالیوں کی پاداش میں ان کو بستائے مصیبت چھوڑنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ قانون شکن ہیں۔

50	أَفْحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَعْوَنُونَ وَمَنْ أَحْسَنْ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقَنُونَ
	پس پھر کیا یہ لوگ حبائلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟۔۔۔ اور اہل یقین کے لئے قدرت سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے۔۔۔؟
51	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَدُوا الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى إِذَا أُولَئِكَاءِ بَعْضُهُمْ أَوْلَئِكَاءِ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
	اے اہل ایسے یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، (جن کا ذکر اوپر گزرا چکا) یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے، یقیناً قدرت ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتی ہے۔

مباحث:-

یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى إِلَيْكُمْ كَاتِرْجَمٌ "اے اہل امن ایسے یہود یوں اور عیسائیوں کو اپنا فتنیق نہ بناؤ، (جن کا ذکر کرو پر گزر چکا)" کیا گیا ہے-----! اور وہ اس لئے کہ یہ حکم غسموی نہیں ہے بلکہ ان مخصوص افراد کے لئے ہے جن کی ریشہ دو ایوں سے مملکت الہیہ کا امن درہم برہم ہو رہا تھا----- دیکھتے کہ "یہود اور نصاریٰ" دونوں کو معرف بالام یعنی ال کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے۔ اب صرف دیکھنا یہ ہے کہ اس عرفیت کی وجہ کیا ہے۔

معرف بالام اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ کسی نکرہ یعنی غسموی بات کو معرفہ حناص بنانا ہو یا یہ اس کا ذکر اس سے پہلے متن یا عبارت میں آپکا ہوا اور اس کی طرف پھر اشارہ کرنا مقصود ہو۔ اس معتام پر ایسے ہی یہود اور نصاریٰ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ یہ قدرت کے انصاف سے ممکن نہیں کہ وہ سیکھوں یا ہزاروں سال پہلے گزی ہوئی نسلوں کا عتاب سیکھوں یا ہزاروں سال کے بعد آنے والے افراد کو دے-----!!

52

فَتَرَسَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَاءِلُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ تَحْسِنَى أَنْ تُصْبِيتَنَا دَائِرَةً فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسْرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَاجِدِينَ

تم دیکھتے ہو کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہوتی ہے وہ انہی میں دوڑھوپ کرتے پھرتے ہیں کہتے ہیں "ہمیں ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہم کسی مصیبت کے گرداب میں نہ پھنس جائیں" مگر بعد نہیں کہ قدرت جب تمہیں فیصلہ کن فتح بخش گایا پنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کرے گا تو یہ لوگ اپنے اس نفاق پر جسے یہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں نادم ہوں گے۔

53

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهُؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهَدَ أَيْمَانَهُمْ إِلَهٌ مَّلَكُ مَعْكُمْ حِيطَنٌ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ

اور اس وقت اہل امن کھیں گے "کیا یہ وہی لوگ ہیں---!!۔ جو مملکت الہیہ کو بار بار گواہ بن کر لفین دلاتے تھے کہ "ہم تمہارے ساتھ ہیں؟" ان کے سب اعمال بے نتیجہ ہو گئے اور آخر کار یہ ناکام و نامراد ہو کر رہے۔

54

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنِ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُجْهِهُمْ وَيُجْهِنُهُمْ أَذْلَلُهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّهُ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِهِمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَا تَمِيرُ ذُلْكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلَيْهِ

اے اہل امن---!۔ اگر تم میں سے کوئی اپنے ضابط حیات سے پھرتا ہے ---- تو پھر
جبائے---!!۔
یقیناً قوانین قدرتے ایک ایسی قوم کو لا کھڑا کر گی جو مملکت الہیہ کو پسند ہو گی---! اور وہ مملکت الہیہ کو پسند کرے گی---،
جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہو گی، ایسی قوم جو مملکت الہیہ کی راہ میں جدوجہد کرے گی اور کسی ملامت کرنے والے کی
لامامت سے نہ ڈرے گی۔
یہ مملکت الہیہ کا فضل ہے،---- وہ اس کو عطا کرتی ہے جو اس کے قانون مشیت پر پورا اترت ہے۔۔۔ مملکت الہیہ بر
بنائے علم و سعیت والی ہے۔

55

إِنَّمَا لِيُكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ هُمُ الْمُكْبُرُونَ

تمہارے سرپرست تصرف مملکت الہیہ اور اس کافر مارا اور اہل امن ہیں جو مملکت الہیہ کا نظام قائم کرتے ہیں،---
معاشرے کی بہبود کا کام کرتے ہیں اور مملکت الہیہ کے احکامات کی تابع داری کے لئے ہمیشہ سرتلیم حرم
رکھتے ہیں۔

56

وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ

		اور جو مملکت الہیہ اور اس کے فرماں رو اور اہل امن کو اپنار فسیق بنالے اُسے معلوم ہو کہ مملکت الہیہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔
57		يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَخَذُوا الَّذِينَ آنْجَدُوا دِينَكُمْ هُرُونَ وَلَعِبَّا مِنَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارُ أَوْلِيَاءُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ
		اے اہل امن ان لوگوں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اگر تمہارے دین کو مذاق اور تفسیر کا سامان بناتے ہیں۔ تو انہیں اور ایسے ہی دوسرے کافروں کو اپنا دوست اور فسیق نہ بناؤ۔۔۔۔۔ اگر کہ تم امن قائم کرنے والے ہو تو مملکت الہیہ کے احکامات سے ہم آہنگ رہو۔
58		وَإِذَا نَادَيْتُمُ إِلَى الصَّلَاةِ أَنَّكُنُ وَهَا هُرُونَ وَلَعِبَّا ذُلِّلَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ
		جب تم قوانین قدرت کے نظام کی دعوت دیتے ہو تو وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور کھیل تباہ سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔!!۔۔۔۔۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عقل استعمال نہیں کرتے۔
59		قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هُلْ تَنْقِيمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا وَمَا أَنْزَلَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَنَّ أَكْثَرَ كُمَّمَ فَاسِقُونَ
		إن سے کہو، "اے اہل کتاب! تم ہم سے صرف اس بات کا نتیمام لے رہے ہو کہ ہم ان احکامات کے ساتھ جو ہم کو دئے گئے اور جو ان احکامات سے پہلے دئے گئے مملکت الہیہ کے ساتھ امن قائم کرنے والے ہیں، اور یہ کہ تم میں سے اکثریت قانون شکن ہو۔"

60	<p>قُلْ هَلْ أُنِّيْكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذَلِكَ مَتُّوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعْنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقَرَدَةَ وَالْحَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أَوْ لَيْكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَخْلُلْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ</p>
	<p>پوچھو کہ "اکی میں ان لوگوں کی نشاندہی کروں جن کا خبام مملکت الیہ کے نزدیک قانون شکنوں سے بھی بدتر ہے۔؟ وہ جن کو قوانین قدرت نے اپنی نعمتوں سے محروم کر دیا، جن پر قوانین قدرت کا عتاب نازل ہوا، وہ جو عادتاً بندر اور سور بن گئے، جسہوں نے سرکشوں کی بندگی قبول کی۔</p> <p>بھی وہ لوگ ہیں جو اپنی جگہ انتہائی شری اور سواءِ السبیل سے بہت زیادہ دور ہو گئے ہیں۔</p>
61	<p>وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ خَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ حَرَجُوا إِيمَانَهُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْثُرُونَ</p>
	<p>جب یہ تم لوگوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم امن قائم کرنے والے ہوئے، حالانکہ کفر کے ساتھ آئے اور کفر ہی لیے ہوئے واپس نکل گئے۔ حالانکہ مملکت الیہ خوب جانتی ہے جو کچھ یہ چھپائے ہوئے ہیں۔</p>
62	<p>وَتَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدُوِّ وَأَكْلُهُمُ السُّحْنَ لَيْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ</p>
	<p>تم دیکھتے ہو کہ ان میں سے بکثرت لوگ بے اعتدالی، قانون ٹھکنی اور دوسروں کے حق مارنے کے کاموں میں بہت تیزی دکھاتے ہیں۔ بہت بڑی حرکات میں جو یہ کر رہے ہیں۔</p>
63	<p>لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْنَ لَيْسَ مَا كَانُوا اِصْسَعُونَ</p>
	<p>کیوں نہ ان کے علماء اور مشائخ نے انہیں ان کی بے اعتدالیوں اور دوسروں کے حق مارنے سے نہ روکا۔؟ یقیناً بہت ہی برا جو وہ مصنوعی کام کر رہے ہیں۔</p>

64

وَقَالَتِ الْيَهُودِ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ عُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلَعْنُوا بِهَا قَالُوا أَبْلُ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَبِّكُمْ طُغِيَانًا وَكُفْرًا وَأَقْتَنْتُمُ الْعَدَاةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَيْوْمِ الْقِيَامَةِ مُلَّمًا أَوْ قَدْوَانًا إِلَهُ الْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ

وہ یہودی (جن کی رو شش کا ذکر اور پر کیا گیا) کہتے ہیں کہ مملکت الیہ کے ہاتھ بند ہے ہوئے ہیں۔!! حالانکہ ان کے ہاتھ باند ہے گئے ہیں۔۔

اور بسبب اُنکے اقوال کے ان کو نعمتوں سے محروم کر دیا گیا۔۔۔۔۔!!۔ بلکہ مملکت الیہ کی نعمتیں تو لا تناہی ہیں وہ اپنے قانون مشیت کے مطابق اتفاق کرتا ہے۔

جو تمہاری پانہواری سے تم کو دیا گیا ہے وہ ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی و انکار میں لازماً اضافے کا موجب بنتا ہے،

اور ہم نے ان کے درمیان دین کے قیام تک عدالت اور بغضہ ڈلی رہنے دی ہے۔ جب کبھی یہ جنگ کے لئے آگ بھڑکاتے ہیں تو قوانین قدرت اُس کو ٹھنڈا کر دیتی ہیں۔ یہ زمین میں فاد پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر مملکت الیہ فاد برپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتی ہے۔

65

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمْنُوا وَأَتَقَوْا لَكَفَرُ رَبِّنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دَخَلْنَاهُمْ جَنَّاتَ النَّعِيمِ

اگر کہ اہل کتاب امن قبول کرتے اور قوانین قدرت کے ساتھ ہم آہنگ رہتے تو ہم ان کی برائیاں ان سے دور کر دیتے اور ان کو نعمتوں بھری ریاستوں میں رہا ش پذیر کرتے۔

66

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّنْنَا مَنْ كُلَّا مِنْ فَوْقَهُمْ لَا كُلُّهُمْ أَمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَهَا يَعْمَلُونَ[ؒ]

کاش انہوں نے تورات اور انجیل کو اور جو کچھ ان کو ربیت سے پیش کیا گیا قائم کیا ہوتا تو ان کے لیے اپر سے رزق برستا اور بیچے سے البتا.....!!
حالانکہ ان میں کچھ لوگ مقصود حاصل کرنے والے بھی ہیں---! لیکن ان میں اکثریت برے عمل کرتی ہے۔

67

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغُ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنَّ لَهُ تَفْعُلٌ فَمَا بَلَّغَتْ رِسَالَتُهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ[ؐ]

اے فرمائیں رو۔! جو کچھ تمہارے نظام ربیت کی طرف سے تم کو عطا کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو۔--!!-- اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی فرمائیں رو ای کا حق ادا نہ کیا۔-- قوانین قدرت تم کو لوگوں کے شر سے بچاتی ہے۔--!!-- یقین رکھو کہ قوانین قدرت کافروں کو ہدایت کاراستہ (زبردستی) نہیں دکھایا کرتی۔

مباحث:-

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ كَا ترجمَ..... یقین رکھو کہ مملکت الیہ کافروں کو ہدایت کاراستہ (زبردستی) نہیں دکھایا کرتی۔ اس ترجمے میں لفظ "زبردستی" "داخل" کیا گیا ہے۔ وہ اس لئے کہ یہ قدرت یا قوانین قدرت یا اس کی نمائندہ مملکت کی کبھی یہ سنت رہی ہی نہیں کہ وہ کسی کو زبردستی کوئی عمل کرنے پر محبور کرے۔ لَا إِكْرَاہَ فِي الدِّينِ دین میں زبردستی نہیں ہے۔ حق و عناط کے فیصلے کا اختیار خود انسان کے ہاتھ میں ہے۔

<p>68</p> <p>قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقْيِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَيَزِدَنَّ كَثِيرًا مِّمْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ طُغِيَانًا وَكُفُّرًا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ</p>	<p>اعلان کرو کہ "اے اہل کتاب! تم ہرگز کسی بندی پر نہیں ہو جب تک کہ تورات اور انجیل اور انکار کو قائم نہ کرو جو تمہاری نظام ربویت کی طرف سے تم کو عطا کی گئی۔" لیکن جو تم پر نازل کیا گیا ہے نظام ربویت سے وہ ان میں سے اکثر کی سرکشی اور انکار کو اور زیادہ بڑھادے گا۔ اس لئے انکار کرنے والوں کے حال پر افسوس نہ کرو۔</p>
<p>69</p> <p>إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِرُونَ وَالْتَّصَارِئِيَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ</p>	<p>بے شک وہ لوگ جس نہیں نے امن فتویں کیا اور وہ لوگ جو ہدایت یافتے ہوئے کے دعوے دار ہوئے یا کسی مذہب کے پیروکار ہوں یا جس نہیں نے مدد گار ہونے کا دعویٰ کیا اگر وہ مملکت امیر کے ساتھ اور مکافات عمل کے روز امن میں ہوئے اور اصلاحی عمل کئے تو ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہو گا اونہ ہی وہ کوئی ملاں کریں گے۔</p>

مباحث:-

بی اعلان سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۶۲ میں گزر چکا ہے۔ آپ کی یاد ہانی کے لئے اسے ایک مرتب پھر آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا أَوَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِرِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأَنْهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (جو لوگ) امن کے داعی (مومن) ہیں یا ہدایت یافتے ہوئے کادعوی کرتے ہیں (یہود) یا مدد کرنے کادعوی کرتے ہیں (نصاری) یا تبدیلی و تسلی کرنے والے (صابرین)، جس نے بھی قوانین قدرت کے تحت امن قائم کیا اور مكافات عمل تک امن قائم کرتے رہے اور جنہوں نے اصلاحی عمل کئے ایسے لوگوں کے اعمال کا صلحہ قدرت کے ذمہ ہے اور انہیں نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔ یہ بہت ہی اہم حکم ہے جس کے ذریعے مذہب کی جڑ کا ڈی گئی ہے۔ اگر غسموی تراجم کو ہی دیکھیں تو بھی اجر کا انحصار مذہب کی بنیاد پر نہیں ہے اس لئے کہ جو شخص بھی اصلاحی عمل کرے گا خواہ وہ مسلمان ہو یا یہودی یا عیسائی یا کسی بھی مذہب سے تعلق ہو اس کا اجر اس کے اصلاحی اعمال کی بنیاد پر ہو گا نہ کہ مذہب کی بنیاد پر۔ اس لئے جو شخص بھی امن کا پیغام برہے خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، وہ قدرت کی نگاہ میں کامیاب ہے اسے نہ تو ماضی کامل ہو گا اور نہ ہی مستقبل کا خوف ہو گا۔

70

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيشَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رَسُولًا كُلَّمَا جَاءَهُمْ مُرْسُلًا لُكْمَانَ الْقَوْيَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ

حقیقتاً ہم تو بھی اسرائیل سے پختہ عہد لے چکے اور ان کی طرف بہت سے فرمائیں روا بھی بھیجے، مگر جب کبھی ان کے پاس کوئی فرمائیں تو ان کی خواہشات نفس کے خلاف کچھ لے کر آیا تو ایک گروہ نے اسے جھٹلا یا تو دوسرا گروہ نے اس سے لڑائی کی۔

71

وَحَسِبُوا أَلَا تَكُونُ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ

اور گان یہ کیا کہ کوئی فتنہ رونما نہ ہو گا۔۔۔ اس لیے انہے اور بہرے بن گئے پھر بھی قدرت ان کی طرف مہربان ہوئی۔۔۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ تواندھے اور بہرے بنتے چلے گئے۔ مملکتِ ایمان کی ان حرکات سے واقف ہے جو وہ کرتے ہیں۔

72

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمُسِيْخُ يَا أَيُّهُ الَّهُمَّ إِنَّمَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجُنَاحَ وَمَا وَأَدَهُ اللَّائِرُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

یقیناً ان لوگوں نے کفر کی جسنهوں نے کہا کہ قوانین قدرت صرف مسیح ابن مریم ہی ہے حالانکہ صحیح نے کہا ہتا کہ "اے بنی اسرائیل! قوانین قدرت کی تابع داری کرو جو میر امری بھی ہے اور اور تمہارا میری بھی ہے۔" جس نے قوانین قدرت کے ساتھ اپنی خواہشات کا اشتراک کیا تو قوانین قدرت نے اس پر خوشحال ریاست حرام کر دی اور اس کاٹھکا ناجد شمنی کی آگ (بہمن) ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

73

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَهٌ إِلَّا إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّ لَمَّا يَنْتَهُوا عَمَّا يُقْرَبُونَ لَيَمْسَسَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جسنهوں نے کہا کہ قوانین قدرت ان تین گروہ کا ثالث (معناہ است کرانے والا) ہے، حالانکہ قوانین قدرت کے سوا کوئی قانون لا تلق اطاعت نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنی ان باتوں سے باز نہ آئے تو ان میں سے جس جس نے کفر کیا ہے اس کو دردناک سزا دی جائے گی

مباحث:-

یہاں پر ایک نظریاتی اور عقیدے کی ایسی عناطی کی طرف اشارہ کیا ہے جس کی وجہ سے قوانین قدرت کو بین المذاہب کے درمیان ثاثی کا زریعہ قرار دیا جا بارہا ہے۔

74

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

پھر یہ قوانین قدرت ہی کی طرف کیوں نہیں رجوع کرتے، اور اس سے اپنی غلطیوں کے برے نتائج سے حفاظت طلب کرتے ہیں۔ قوانین قدرت بارہت حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔

75

مَا مُسِيْخُ ابْنِ مَرْيَمٍ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَ أَكْلَانِ الطَّعَامَ اِنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنْ هُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ اِنْظُرْ أَيْنَ يَوْمَ فَكُونَ

مسیح ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک فرماں رواحت، اس سے پہلے اور بھی بہت سے فرماں روگزر ہپکے---، اس کی امت قوانین قدرت کو سچ کر دکھانے والی امت تھی---، اور وہ دونوں قوانین قدرت سے حاصل کرتے تھے۔
غور کرو کہ ہم کس کس طرح سے ان کے سامنے دلائل پیش کرتے ہیں---، پھر دیکھو یہ کہ ہر اٹے پھرائے جاتے ہیں۔

مباحث:-

الطَّعَامَ---مادہ، طَعَمَ معنی۔ کھانا اور حاصل کرنا----- لیکن یہاں طعام نہیں بلکہ الطعام ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی حنایص بعام ہے۔ اور وہ حاصل کرنا ہے جو قوانین قدرت کے مطابق حاصل کیا جائے جس کو اللہ نے رزق اللہ بھی کہا ہے اور جو تمام انبیاء کو ملا۔

76	<p>قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ</p>
	<p>إن سے کہو، کیا تم ملکتِ الہیہ کو چھوڑ کر ان کی تابعداری کرتے ہو جو نہ تمہارے لیے نہ تو نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ہی نہ فرع کا۔۔۔؟</p> <p>جبکہ ملکتِ الہیہ ہی بر بنائے علم سننے والی ہے۔</p>
77	<p>فُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُو فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحُقْقِ وَلَا تَتَّبِعُ أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ خَلُو اِمْنَ قَبْلٍ وَأَخْلُو اَكْثِيرًا وَخَلُو اَعْنَ سَوَاءِ السَّبِيلِ</p>
	<p>کہو، اے اہل کتاب۔۔۔ اپنے دین میں ناحق مبالغہ آرائی نہ کیا کرو۔۔۔</p> <p>اور ان لوگوں کی خواہشات کی پسروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور بہترین کو گمراہ کیا، اور "متوازن راستہ (سواء السبیل)" سے بھکرے گئے۔</p>
78	<p>لُعْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى الْيَسَانِ دَأْوَدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ</p>
	<p>بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی اُن پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کے اعلانات کی وحب سے ملکت کی نعمتوں سے محروم کر دیا گیا ہت۔ کیونکہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور زیاد تیار کرنے لگے تھے۔</p>
79	<p>كَانُوا لَا يَنْتَاهُونَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لِئِنْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ</p>
	<p>انہوں نے ایک دوسرے کو برے افحال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا ہت۔۔۔، برا طرز عمل ہت جو انہوں نے اختیار کیا۔</p>

80	<p>تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّونَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَيْنَا مَا قَدَّمُتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ</p>
	<p>تم ان میں بکشرت ایسے لوگ دیکھتے ہو جو کفار کو دل بناتے ہیں یقیناً بہت ہی برے نتائج ہیں جس کی تیاری ان کے لوگوں نے ان کے لیے کی ہے۔، اور وہ یہ کہ مملکتِ ایمپیریا کا ان پر غصب ہوا۔، اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔</p>
81	<p>وَلَوْ كَانُوا إِيمَّاً مُّنْوَنَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمَا تَخَذُّلُهُمْ أَوْ لِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا إِنَّهُمْ فَاسِقُونَ</p>
	<p>اور کاش کہ وہ مملکتِ ایمپیریا اور اس کے سربراہ اعلیٰ اور ان احکامات کے ذریعے جوان کو دے گئے۔ امن قائم کرتے۔ اور ان کفار کو سرپرست نہ بناتے۔۔۔۔۔! مسکران میں اکثریت تو قانون شکن ہیں۔</p>
82	<p>لَعْجَدَنَ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاؤَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا إِلَيْهِودَ وَالَّذِينَ آشَرُوكُوا وَلَعْجَدَنَ أَقْرَبَهُمْ مَوْدَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا إِلَيْهِمْ قَالُوا إِنَّا نَصْمَهُمْ ذَلِكَ إِنَّمِنْهُمْ قَسِيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكِيدُونَ</p>
	<p>یقیناً پاؤ گے اہل امن کا سب سے بڑھ کر دشمن ان کو جوہدایت یافت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور مشرکوں کو اور اہل امن کے ساتھ دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جسنهوں نے کہا ہم مددگار ہیں۔ یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ عنرور نہیں کرتے۔</p>

مباحث:-

ان آیات میں جن یہود اور نصاریٰ کا ذکر ہو رہا ہے، ان کے متعلق دو اصولی باتیں ضرور ہن نہیں رکھئے۔
۱۔ یہ لوگ اسی زمانے کے ہی وہ لوگ تھے جس نہیں نے ہدایت یافت یامددگار ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس آیت کا اطلاق غسموی ہرگز نہیں ہو سکتا جس کی بنیاد پر بعد کی آنے والی نسلیں موردا الزام ٹھیک رائی حبائیں۔ بلکہ ما قبل آیات میں ان کی روشن کا ذکر بھرپور انداز سے آچکا ہے۔
۲۔ اسطلاحی لحاظ سے یہود و نصاریٰ اقوام ضرور ہیں لیکن یہ وہ کوئی بھی شہر جگہ نظر آئیں گے۔
۳۔ اليهود اسم معرفہ ہے کیونکہ یہ معرف بالام ہے جبکہ نصاریٰ اسم معرفہ نہیں ہے۔

83

فَإِذَا سِمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيَّ الرَّسُولُ تَرَى أَغْيَنَتُهُمْ تَفِيفُنِي مِنَ الدَّمَعِ فَمَا عَرَفُوا مِنَ الْحُقْقِ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَّا فَأَكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ

اور جب وہ ان احکامات کو سنتے ہیں جو فرمائیں تو کوئی دلچسپی اس کے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں بھر آتی ہیں۔۔۔ کہتے ہیں اے ہمارے پانہدار! ہم نے امن قبول کیا۔۔۔ تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

مباحث:-

دیکھ لجھتے یہ اسی زمانے کے نصاریٰ ہیں جس نہیں نے توان کار کیا اور نہ ہی دشمن بنے۔ لیکن پھر بھی نصاریٰ ہی رہے۔

84

وَمَا لَنَا لَا ظُورٌ مِّنْ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحُقْقِ وَنَطَمَعُ أَنْ يُنْذِلَنَا هَبْنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ

اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم مملکتِ الیہیہ اور ان برحق احکامات کے ساتھ جو ہمارے پاس آچکے امن قائم نہ کریں۔۔۔!۔۔۔ اور ہم تو خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا پانہدار صالح لوگوں کے ذمہ میں داخل کرے۔

85

فَأَثَابُهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ حَالِدِينَ فِيهَا وَذُلِّلَتْ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ

	<p>تو مملکت الہیہ نے ان کے اس اعلان کے سب انہیں وہ ریاستیں دیں جن کی ماتحتی میں خوشحالیاں روائیں دوں ہیں۔۔۔۔ یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، اور یہ بدلتے ہے احسان کی روشن رکھنے والوں کا۔</p>
86	<p style="text-align: center;">وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَأَكْذَبُوا إِلَيْا تَنَاهُ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجُحْيِمِ</p> <p>اور وہ جسمہوں کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹ لائیں وہ اُصحابِ الجحیم ہیں۔</p>
87	<p style="text-align: center;">يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا تُحِرِّمُ مَا أَحَلَ اللَّهُ لِكُمْ وَلَا تَعْنَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُ الْمُعْنَدِينَ</p> <p>اے اہل امن۔۔!، جو بھی قدرت نے تمہارے لئے موزوں تعلیمات حبائز قرار دی ہیں انہیں حرام نہ کرو اور حد سے تحبا وزنه کرو، مملکت الہیہ زیادتی کرنے والے کو پسند نہیں کرتی ہے۔</p>

مباحث:-

یاد رکھئے قرآن نے کسی کھانے یا پینے کی چیز کو حرام نہیں قرار دیا ہے۔ اصلًا جو حرام قرار دیا ہے وہ عناط تعلیمات ہیں۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَكَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اصْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ عَلَى عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ عَفُوٌ رَّحِيمٌ

اس نے تم پر المیتہ، اور الدم اور لحم الخنزیر اور ہر وہ اعلان جو غنیمہ اللہ کے لیے کیا جائے حرام کر دیا ہے۔ البته جو اضطراری کیفیت میں ہو تو اس کے لیے کوئی روک نہیں بشرطیکہ احکامات الہی کی نافرمانی نہ کرے اور حدود فراموشی نہ کرے بے شک اسی احکامات حفاظت فراہم کرنے والے بارہست ہیں۔

اس آیت میں تمام الفاظ معرفہ ہیں یعنی المیتہ ، الدم ، الخنزیر جو مطلب ہے یہ عام مردار خون اور عام خنزیر کی بات نہیں ہو رہی ہے۔ تفصیل کے لئے "اتابچہ حرام و حلال" کے تحت دیکھئے یہاں مختصر آتناحبان لیجھ کر۔

المیتہ مردار حبائور نہیں بلکہ وہ قوم یا لوگ جو مردوں کی زندگی گزارتے ہیں۔ جن کو قرآن نے سورۃ الانعام میں **أَوْمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ**

نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثْلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذَلِكَ رُبِّينَ لِلْكَافِرِ يَرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۲۲)

الدم کے بنیادی معنی خون ہوتے ہیں۔ قرآن کیونکہ ایک اصلاحی معاشرہ کی تشکیل کی بات کر رہا ہے اس لئے جب کسی کی محنت کا شرہ اڑالیا جاتا ہے تو محسوس اور تاکہ کسی کا خون چوسنا، خون خابا کرنا وغیرہ بولا جاتا ہے۔

لحم الخنزیر مرکب ہے لحم اور خنزیر کا۔ لحم مادہ "لحم" بنیادی معنی۔ کپڑے کے تانے بانے کا جوڑ، اسی سے جوڑنا، ٹانکہ لگانا، ٹھیک کرنا، پخت کرنا،۔۔۔ کیونکہ گوشت میں بھی ریشے تانے کی طرح ایک دوسرے میں لگتے ہوتے ہیں اس لئے گوشت کو لحم کہتے ہیں۔

خنزیر ایک حبائور کا نام ہے۔ قرآن نے کچھ انسانوں کو اس حبائور سے تشبیہ دی ہے آئیے اس کی وجہ دیکھتے ہیں۔ سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے

قُلْ هُلُ أُتَبِّعُكُمْ بِشَرِّ مِنْ ذَلِكَ مَثُوبَةٌ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعْنَهُ اللَّهُ وَغَضِيبٌ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَئِكَ شَرُّ مَكَانًا

وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ (۶۰)

88	<p>وَكُلُوا إِمَّا رَزَقْنَاكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَبِيعًا وَأَنْقُوا اللَّهُ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ</p> <p>جو کچھ قدرت نے تم کو تعلیم دی ہے اس کے ذریعے حبائز اور موزوں حاصل کرو۔ اور مملکت کے احکامات کی تابع داری کرتے رہو جس کے ذریعے تم امن قائم کرتے ہو۔</p>
89	<p>لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكُنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامٌ عَشَرَةٌ مَسَائِكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كَسْوَهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقْبَتِهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ذُلْكَ كَفَارَةً أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَقْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانِكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ</p>
90	<p>مملکت الیہ تمہاری مہسل یا توں پر تمہاری گرفت نہیں کرتی ہے۔ مگر جو معاهدات تم پورے و ثوق سے کرتے ہو ان پر ضرور تم سے مواخذہ کرے گی۔ پس مواخذہ یہ ہو گا کہ ان مساکین کے معیشت کا ایسا بندوبست کرو جیا کہ تم اپنے لوگوں کے لئے اوسط درجے کا کرتے ہو۔ (اور اگر معاشی مسئلہ نہیں ہے) تو کوئی ایسی تحریر یعنی حل جس سے ان کا ایسا مسئلہ حل کیا جاسکے جس میں انکی گردان پھنسی ہو۔ اور اگر وہ یہ بھی نہ پائیں تو وہ تین دورانیے ان تربیتی مراحل میں گزاریں۔ یہ تمہارے حلفیے معاهدوں کو توڑنے کا کفارہ ہے۔ اپنے معاهدات کی حفاظت کیا کرو۔ اسی وجہ سے قدرت تمہارے لئے اپنے احکامات واضح کرتی ہے تا کہ تم اس کی نعمتوں کا صحیح استعمال کرو۔</p>
	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْحُمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ بِرُجُسٍ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ</p>

ائے امن کے قائم کرنے والو۔ احکامات کی طرف سے لاپرواہی (الخمر) اور انفاق اور جدوجہد سے گریز (المیسر) اور اور کسی کو بے حبانشانے پر رکھنا انصاب اور آفات و مائب سے پر زمانہ ازلام شیطانی عمل کی گندگی ہے۔ پس اس سے بچو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

مباحث:-

الْخَمْرُ قرآن کے غسمی تراجم میں دو جگہ شراب کے ان معنوں میں لیا گیا ہے جہاں سے حرام کا حکم اخذ کیا جاتا ہے۔
پہلا مقتام سورہ البقرہ کی آیت ۲۱۹ میں وارد ہوا ہے جبکہ دوسرا مقتام سورہ المائدہ کی زیر مطابع آیت ہے۔ آئیے سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۲۱۹ کا مطابع کرتے ہیں۔

يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمُنَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمْ مَا أَنْجَبُوهُ مِنْ تَقْعِيْهِمَا وَهُوَ الْخَمْرُ وَالْمُنَيْسِرُ كَمْ تَعْلَمُ سُؤال کریں گے۔
کہہ دونوں میں نقصان بڑے لیکن فائدے بھی ہیں۔ البتہ ان کے نقصان فائدے سے بڑھ کر ہیں۔ اس آیت میں چند باتیں غور طلب ہیں۔۔۔۔۔

۱۔ اس آیت میں **الْخَمْرُ** معرف بالام ہے۔ اس لئے یہ عام خمر نہیں ہو سکتا۔

۲۔ اس آیت میں یہ نہیں بتایا گیا کہ **الْخَمْرُ** کیا ہے۔ بلکہ اس کے نفع اور نقصان کی بات کی گئی ہے۔

اس لئے دیکھنا ہو گا کہ **الْخَمْرُ** معرف بالام کیوں ہے۔ اور اس کی حقیقت کیا ہے۔

زیر مطالع آیت میں بھی تمام کی تمام اصطلاحات معرف بالام آئی ہیں

۳۔ جس کا مطلب ہے کہ یہ سب کی سب اصطلاحات کسی حنایت کی طرف نشاندہی کر رہی ہیں۔ اور غسموم کی بات نہیں ہے۔

۴۔ **إِنَّ جِئْنَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ** شیطانی عمل کی گندگی ہے۔۔۔۔ غور کیجئے یہ تمام کی تمام حپاروں چیزوں ایک ہی عمل کے مظہر ہیں۔
اس لئے کہ اعمال الشیطان نہیں بلکہ عمل الشیطان کہا گیا ہے۔

۵۔ **فَاجْتَنَبُوكُمْ** میں تمیز واحد کی آئی ہے۔ جو ایک مرتبہ پھر اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حپاروں اصطلاحات ایک ہی حقیقت کے اظہار کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاؤُ وَالْبُخْسَاءِ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيُصَدِّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهُلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ

شیطان تو صرف یہی چاہتا ہے کہ ۔۔ احکامات کی طرف سے لاپرواہی (الخمر) اور انفاق اور جدوجہد سے گریز (المیسر) کے معاملے میں تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں قوانین قدرت اور اس کے نظام سے روک دے ۔۔ تو پھر کیا تم اس سے بازرگانیے والے ہو۔

مباحث:-

اس آیت میں چاروں اصلاحات کو دو اصلاحات میں سمیٹ دیا ہے۔ یعنی **الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَرْذَالُ** اب صرف **الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ** تک محدود رہ گئے۔

ان سب کی وجہ سے انسان احکامات الی اور اس کے تحت مشکل نظام سے رک چباتا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف اور صرف قوانین قدرت کو پس پشت ڈال کر روایات اور قصہ کہانیوں کے مذہب کو گڑھ لینا ہے۔ اس لئے یاد رکھئے مذہب ایسا نہ **الْخَمْر** ہے کہ انسان اس میں ایسا بدمست ہو جب تا ہے کہ اسے کسی احکامات الی کا ہوش نہیں رہتا۔ جبکہ **المَيْسِر** اسی مذہب کی تلقین آسانی ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں اصلاحی کام ختم ہو جاتے ہیں اور پوچھا پاٹ کاروانج پڑھاتا ہے۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاجْنَدُوهُ إِنَّ تَوْلِيهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

ملکت الیہ اور اس کے فرمائیں روا کی اطاعت کرو اور ہوش میں آؤ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ! لیکن اگر تم منھ موڑتے ہو تو حبان لو کہ ہمارے پیامبر پر اس واضح طور پر پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔

<p>93</p> <p>لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا أَنْقَوَا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ أَنْقَوَا وَآمَنُوا ثُمَّ أَنْقَوَا وَأَحَسَّنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ</p>	<p>ان لوگوں پر جس نہیں نے امن قائم کیا اور اصلاحی عمل کئے کوئی رکاوٹ نہیں جو کچھ انہوں نے حاصل کیا اس صورت میں کہ وہ احکامات کے ساتھ ہم آہنگ رہے اور امن قائم کیا اور اصلاحی عمل کیا اور مملکت الہیہ کے احکامات کے ساتھ آگے بھی ہم آہنگ رہے اور امن قائم کیا اور پھر احکامات الہی سے ہم آہنگ رہتے ہوئے احسان کی رو ش رکھنے والوں کو دوست رکھتی ہے۔</p>
<p>94</p> <p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَمْ يَكُنْ أَنْوَارٌ مَّعَكُمْ فَلَا يَرَوْنَ الظُّلُمَاتِ وَإِذَا كُنْتُمْ تَرَوُنَ الظُّلُمَاتِ فَلَا يَرَوْنَ أَنْوَارَكُمْ</p>	<p>ایاًيہا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا لَمْ يَكُنْ أَنْوَارٌ مَّعَكُمْ فَلَا يَرَوْنَ الظُّلُمَاتِ وَإِذَا كُنْتُمْ تَرَوُنَ الظُّلُمَاتِ فَلَا يَرَوْنَ أَنْوَارَكُمْ</p> <p>اے امن قائم کرنے والو! مملکت الہیہ تم کو جنگی قیدی کے معاملے میں لازماً آزمائے گی۔۔۔۔۔ اس قیدی کے معاملے میں کہ جو تمہاری اور تمہارے اسلئے کی زد میں ہو۔۔۔۔۔ تاکہ مملکت الہیہ کو معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہے جو مملکت الہیہ کے پوشیدہ ہونے کے باوجود خوف کھاتا ہے۔ پھر جس نے اس کے بعد زیادتی کی تو اس کے لیے دردناک سزا ہے۔</p>

مباحث:-

اس آیت میں بھی ایک لفظ **الصَّيْد** آیا ہے۔

الصَّيْد--مادہ ص ۴--معنی شکار کرنا۔ محاذ مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً صاد الناس بالمعروف لوگوں پر احسان کر کے اپنابنا نا۔ (قاموس الوحید) اس جملے میں ایک شخص دوسرے پر احسان کر کے "شکار" نہیں کر رہا۔ بلکہ اپنابنا رہا ہے۔ بنیادی طور پر دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کا مقصد نزول کیا ہے۔۔۔۔۔؟!!

اگر تو انسانیت کو انسانوں کی عنلامی سے آزادی دلانا ہے تو **الصَّيْد** کے معنی "شکار" نہیں ہو سکتے بلکہ دشمن فوج کے وہ سپاہی ہیں جن کا پیچھا کرتے ہوئے انسان یہ بھول جاتا ہے کہ دشمن فوج کے سپاہی بھی انسان ہیں۔ آج بھی اس مہذب دنیا کے دعویدار دشمن فوج کے سپاہیوں سے کیا سلوک کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ہم سب کو معلوم ہے۔

95

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُتِلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ مُحْرُمٌ^١ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهُ مِثْلُ مَا قُتِلَ مِنَ النَّعْمٍ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَّا عَدْلٍ مِّنْكُمْ^٢
هَدْيًا بِالْعَلْقَبَةِ أَوْ كَفَّارَةً طَعَامٌ مَسَاكِينٌ أَوْ عَدْلٌ ذِلْكَ حِسَابًا مَا يَلْدُونَ وَبَالْأَمْرِ هُنَّ عَفْعًا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَإِنَّهُمْ اللَّهُ مِنْهُ
وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو الْإِنْتِقَامِ

ائے امن کے ذمہ دارو۔ اقید میں آئے سپاہ کو قتل نہ کرو جب کہ تم ان کے ساتھ معاهدے کے تحت پابند ہو۔ اور جس نے بھی حبان بوجہ کر قتل کیا تو بدله۔ اس قتل ہونے والے کے مرتبے کے مطابق۔ جس کو تم میں سے دو منصف فیصلہ کریں گے۔ یہ مرکز کی انتہائی بلند ہدایت ہے۔

یا اس کا بدلہ مسکین کی معيشت کی بجائی۔ یا اس کیے جرم کے مطابق اصلاحی تربیت کا پروگرام ہو گا۔۔۔ یہ سب اس لئے تاکہ وہ اپنی عنطیروں ش کامزہ چکھے۔ پہلے جو گزرہ اس کو مملکت نے معاف کیا۔ لیکن جس نے بار بار یہی عمل کیا تو۔۔۔ تو مملکت الہیہ بذات خود انتقام لے گی۔ اور مملکت الہیہ اس انتقام لینے پر غائب ہے۔

96

أُحِلَّ لِكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَ لِلَّهِ يَسِيرٌ وَ حُرْمَةٌ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دَمْتُمْ حُرُمًا وَ أَتَقْوَا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحَشِّرُونَ

تمہارے لئے بحرانی کیفیت پیدا کرنے والوں کو قیدی بنانا حباز قرار دیا گیا ہے اور انکی ضروریات زندگی پہنچانا ایسا ہی ہے جیسے تمہارے اور فوجی دستوں کے لئے۔ جب کہ تمہارے لئے نیکی میں بندھے لوگوں کو قیدی بنانا منوع قرار دیا گیا ہے بوجہ کہ تم معاهدے کے تحت پابند ہے۔ اور قوانین قدرت کے ساتھ ہم آہنگ رہو کہ اسی کی طرف تم سب نے جمع ہونا ہے۔

97

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرُ الْحَرَامُ وَالْهُدُى وَالْقَلَادَةَ ذَلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

قدرت نے انسانیت کے لئے بند پایہ قوانین یعنی قرآن کو انسانیت کے لئے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے لئے مقرر کیا ہے اور منوع کیفیات و ہدایات اور قوانین قدرت یعنی قرآن سے بندھے لوگوں کو بھی استحکام کے لئے مقرر کیا ہے۔ یہ بوجہ اس لئے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ قدرت سب بلندیوں اور پستیوں کا عالم رکھتی ہے اور اسے ہر چیز کا غسل ہے۔

98

اَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَرِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

جان رکھو کہ ! مملکت الہیہ سزادینے میں بھی سخت ہے اور یہ کہ حفاظت بر بنائے رحمت فراہم کرنے والی ہے۔

99

مَّا عَلِيَ الرَّسُولُ إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَبْدُونَ وَمَا تَكُونُونَ

پیامبر پر تو صرف پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے، اور مملکت الہیہ وہ سب حبانی ہے جسے تم ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو۔

100

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْجَبِيلُ وَالظَّلِيلُ وَلَوْ أَنْجَبَكَ كَثْرَةُ الْجَبِيلِ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولَى الْأَلْيَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اُن سے کہ دو کہ کباشت پر عامل لوگ اور احکامات الہیہ پر چلنے والے لوگ یکاں نہیں ہیں خواہ غبیث لوگوں کی کثرت تمہیں کتنی ہی بھلی لگے۔ پس اے اہل علم و دانش ! مملکت الہیہ کی نافرمانی سے بچتے رہوتا کہ تم فلاح یاب ہو۔

101	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبْدِلَ لَكُمْ تَسْوُعُكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدِلَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ عَلَىٰ حِلْمٌ</p>
	<p>اے اہل امن! ایسے مطالبات نہ کیں کہ اگر وہ تم پر لاگو ہو جائیں تو تمہیں بری لگے۔ لیکن اگر تم انہیں ایسے وقت پوچھو جب کہ احکامات پیش کئے جبار ہے ہوں تو وہ تم پر واضح کردے جائیں گے۔ مملکت الیہ نے عافیت میں لیا۔ کیونکہ وہ بردبار حفاظت میں لینے والی ہے۔</p>
102	<p>قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَخُوا بِهَا كَافِرِينَ</p>
	<p>تم سے سے پہلے والی قوموں نے بھی ایسے ہی مطالبات کئے تھے لیکن اس کے بعد وہ انکاری ہو گئے۔</p>
103	<p>مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَقْتَدُونَ عَلَىٰ اللَّهِ الْكَذِبِ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ</p>
	<p>قوانین قدرت نہ بحیرہ (بحر ان کا پیدا کرنا) کو مقرر کیا ہے اور نہ سائبہ (ناجر تحفظ) کو اور نہ وصیلہ (ناہباز الحاق جیسے اتحاد بین المذاہب) کو اور نہ حام (ناہباز گرمگرمی) کو لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ قوانین قدرت پر جھوٹ گھڑتے ہیں اور انکی اکثریت عقل نہیں رکھتی۔</p>

مباحث:-

اس آیت میں حپار ایسی جھوٹ باتوں کا ذکر ہے جن قادر تھے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور وہ حپار جھوٹ یہ ہیں۔۔۔۔۔ بَجِيرَةٌ ۚ ۲۔۔۔ سَائِيَّةٌ

۳۔۔۔ وَصِيلَةٌ ۚ ۴۔۔۔ حَامٍ

بَجِيرَةٌ ۚ مادہ بح ر معنی۔۔۔ پھاڑنا۔، چیز نا۔، ایک چیز سے دوسری چیز کا نکالنا۔

سَائِيَّةٌ ۚ مادہ سی ب معنی۔۔۔ دوام اور تسلسل کا ہونا، آزاد چھوڑ دینا۔

وَصِيلَةٌ ۚ مادہ وصل معنی۔۔۔ ملانا۔

حَامٍ ۚ مادہ حرمی معنی۔۔۔ حفاظت کرنا، روک دینا، گرمی۔

بنیادی طور پر من در حب بالا وہ عفت ادا کر نظریات تھے جن کے ذریعے حنائق کا سنت سے قرب کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ انکی ماہیت خواہ کچھ بھی رہی ہے۔ لیکن ان کی وجہ سے ملکت الہیہ کا تصور بگڑ جاتا ہے۔ اور بھائی انسانیت کے لئے کوئی کام کرنے کے حنائق کی پوچھا پاٹھ شروع ہو جاتی ہے۔ جس کو قرآن یَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبِ اللَّهُ أَعْلَمُ گھڑنے کے مسترادف تصور کرتا ہے۔

104

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسِبْنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ أَبَاءُنَا أَوْ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ

اور جب انہیں کہا جاتا ہے اس کی طرف آجود مرتب نے پیش کیا ہے اور پیشا مبرکی طرف آؤ تو کہتے ہیں ہمیں وہ ہی کافی ہے جس پر ہم نے باپ دادا کو پایا۔ خواہ ان کے باپ دادا نہ تو کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت یافتے ہوں۔

105

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّكُمْ أَنفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيَنْبِئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اے اہل امن! تم پر اپنے لوگوں کی ذمہ داری ہے۔
وہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا جو عناط را پر ہو جب کہ تم ہدایت یافتہ ہو تم سب کو مملکت الہیہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتلاتا گی جو کچھ تم کرتے تھے۔

مباحثہ قبل الآیت ۱۰۶:-

اس سے پہلے کہ اس آیت کامطالعہ کیا جائے بہتر ہے کہ غسموی ترجمہ کا جائزہ لیا جائے۔
اے ایساں والوں تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیر وہ میں کے دوجب تم ملک میں سفر کو حباؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچ، ان دونوں کو نماز کے بعد روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ہم حلف کے بد لے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریب کار شتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنگہاروں میں ہیں،۔ (غسموی ترجمہ)

اس ترجمہ میں موت آنے کے وقت دو مسلمان معتبر اشخاص کی گواہی لینے کی ہدایت ہے لیے اگر مسلمان معتبر اشخاص نہ مل سکیں تو۔۔۔ "غیر وہ میں کے دوجب تم ملک میں سفر کو حباؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچ، ان دونوں کو نماز کے بعد روکو" غور کیجئے کہ دو غیر مسلمان کیونکر گواہ بنائے جا سکتے ہیں جبکہ ان ہی کے ساتھ جنگی کیفیت ہے۔۔۔!۔۔۔ اور وہ کیونکر آپ کے ساتھ نماز پڑھیں گے جبکہ وہ غیر مسلم ہیں۔؟

اس معتمام پر بھی موت سے مراد مغلوب ہونا ہے۔ اور مِنْ غَيْرِ كُمْ سے مراد کوئی غیر مسلم نہیں بلکہ مسلم ہیں لیکن وہ جگہ جہاں جنگ ہو رہی ہے ایک دیار غیر ہے۔

یہاں سے اندازہ لگائے کہ ہمارے مفسرین اور مسترجیین نے کتنی بے صحیحی سے ایک دوسرے کو نقتل کیا ہے۔

اے اہلِ امن۔! اگر تم میں سے کسی کو مغلوب ہونے کا خطرہ محسوس ہو تو انہوں میں سے دو کو گواہ بنا لو اور اگر تم جنگی سفر میں ہو اور تم کو مغلوب ہونے کا خطرہ آموجود ہو تو مسلم احباب میں سے دو کو نظم و نسق کی مجلس کے بعد روک لواور گواہ بنا لیا کرو۔ اور اگر تم کو شک ہو تو دونوں مملکت الہیہ کو گواہ بنا کر کہیں کہ "ہم اس کے بد لے کوئی تھارت نہیں کریں گے۔ خواہ قریب والے ہی کیوں نہ ہوں اور ہم مملکت الہیہ کی گواہی نہیں چھپائیں گے۔ ورنہ بے شک ہم توازن شکن ہوں گے۔

107

فَإِنْ عُثِّرَ عَلَىٰ أَهْمَمَا اسْتَحْقَّا إِثْمًا فَآخِرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحْقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَا نَفِقَسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادُتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّ إِذَا الظَّالِمِينَ

پھر اگر اس بات کی اطلاع ہو جائے کہ وہ دونوں عناط بیانی کے مرکب ہوئے ہیں تو ان کی جگہ دوسرے دو گواہ ان میں سے کھڑے ہوں جن کا ان پر سرپرستی کے لئے سب سے زیادہ حق بتاتے ہیں پس وہ مملکت الہیہ کو گواہ بنا کیں اور اعلان کریں کہ "ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ برحق ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی ورنہ ہم بے شک ظالموں میں سے ہوں گے۔"

مباحث:-

ایک بات یاد رکھئے کہ یہ تمام احکامات جنگ کے حوالے سے ہیں۔ اور جنگی جرائم کے بارے میں دئے گئے ہیں۔

108

ذَلِكَ أَذْنَى أَن يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَنْجُوُا أَن تُرَدَّ أَمْمَانٌ بَعْدَ أَمْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

یہ اس بات کے قریب ہے کہ وہ گواہی کو ٹھیک طور پر ظاہر کر دیں یا اس بات سے خوف زدہ ہوں کہ گواہی کے بعد ان کی گواہی بھی رد کر دی جائے گی۔ مملکتِ ایہی کے قوانین کے ساتھ ہم آہنگ رہو۔ اور سنو۔۔۔ اور قوانین قدرت نافرمانوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

109

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أَجْبَثْتُمْ صَالُو الْأَعْلَمُ لَنَا إِنَّكُمْ أَنْتُمْ عَلَّامُ الْغَيْوبِ

جن دن مملکتِ ایہی پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر پوچھے گا کہ "تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا" تو وہ کہیں گے "ہمیں کچھ خبر نہیں تو ہی چھپی باتوں سے بہت خوب باخبر ہے۔"

110

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالدَّيْلَكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدْسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالْتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ صَلَطْ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهْيَةَ الطَّيْرِ يَأْذِنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا يَأْذِنِي وَتُثْبِرُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبَدَصَ يَأْذِنِي وَإِذْ تُخْرِجُ الْمُوْتَى يَأْذِنِي وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَنَّتُهُمْ بِالْبَيْنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هُدَا إِلَّا سِحْرٌ مُّمِينٌ

یاد کرو جب مملکت الیہ نے اعلان کیا "اے--! عیسیٰ ابن مریم۔۔۔ یاد کرو میری اس نعمت کو جو تم پر اور تمہاری امت پر ہوئی۔۔۔ جب کہ

۔۔۔ میں نے تم کو اور تمہاری امت کو ایک بے عیب مملکت کے ساتھ قوت عطا کی کہ تم خیر و بھلائی اور طاقت و تخبر بے کے معاملات پر کلام کرو گے۔۔۔ اور جب میں نے تم کو قانون و دانائی اور توراة و انجیل کی تعلیم دی۔

۔۔۔ اور جب تم نے حنا کے آلو د لوگوں کو مملکت الیہ کے احکامات کے ذریعے تخلیق کیا جیسے کہ شاہین ہوں۔، پھر اس میں تعلیم و دانائی کو پھونکا کہ وہ حقیقتاً شاہین ہو گئے۔

۔۔۔ اور خود عنصر ض اور کوتاہ سمجھ کو میرے احکامات کے ذریعے بری قرار دو گے۔۔۔ اور جب مردہ ضمیر فراد کو مملکت الیہ کے احکامات کے ذریعے حیات آفرینی عطاء کرو گے۔

۔۔۔ اور جب میں نے ہی تم کو بنی اسرائیل سے بچایا جب کہ تم ان کے پاس احکامات الی لے کر پہنچتے تو ان میں سے منکرین نے کہا کہ یہ توصیر جھوٹ ہے۔

111

وَإِذَاً وَحْيَتِ إِلَى الْحُوَارِيِّينَ أَنْ آمُوِّا إِلَيْ وَبِرَسُولِيْ قَالُوا آمَّنَّا وَأَشْهَدُ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ

اور جب میں نے حواریوں کو وحی کی کہ میرے احکامات کے ذریعے اور میرے رسول کے ساتھ امن قائم کرو تب انہوں نے کہا کہ "ہم اہل امن ہوئے گواہ رہو کہ ہم سلامتی قائم کرنے والے ہیں"

112

إِذْ قَالَ الْحُوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَا إِنَّهُ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ أَتَقُولُ اللَّهُ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ

یاد رکھو وہ وقت جب حواریوں نے کہا۔ اے عیسیٰ ابن مریم۔! کیا تیرے نظامِ ربویت میں یہ استطاعت ہے کہ ہمارے لئے ایک بلند پایہ نظامِ معيشت متشکل کر سکے۔" جواب دیا "احکاماتِ الہی کے ساتھ ہم آہنگ رہو۔ اگر کہ تم حقیقتاً من قائم کرنے والے ہو۔"

113

قَالُواْنِرِيدَأَنَّا كُلَّ مِنْهَا وَتَطْمِنُنَّ فُلُوبُنَا وَنَعْلَمُ أَنَّ قَدْ صَدَقْنَا وَتَكُونُ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ

انہوں نے کہا "ہم چاہتے ہیں کہ اس نظامِ معيشت سے استفادہ کریں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ نے جو کچھ ہم سے کہا ہے وہ تجھے ہے اور ہم اس پر عمل کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔"

مباحث:-

قرآن میں گواہ ہونے سے مراد کسی عمل کا مشاہدہ کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔

114

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبِّنَا أَنْزِلْنَا عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِلَّوَّلَنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَإِرْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

کہا عیسیٰ ابن مریم نے "اے مملکتِ الہیہ۔ ہماری ربویت کے ذمہ دار۔۔! ہم کو ایک بلند پایہ نظامِ معيشت عطا کر جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ آئندہ بھی پہلے اور بعد کے آنے والوں کے لئے متواتر ہو۔ اور تیرے پاس سے ایک دلیل ہو۔ اور ہمیں تعلیمات عطا فرمائے تو بہترین رزق دینے والا ہے۔"

115

قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلٌ لَهَا عَلَيْكُمْ فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أَعْذِبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ

قدرت الیہ نے جواب دیا "میں اس کو تم پر نازل (کرنے والا) کرتا رہتا ہوں، مگر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے گا سے میں ایسی سزادوں گا جو دنیا میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔"

116

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَنَّتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّي إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي
بِحَقٍّ إِنْ كُنْتَ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغَيْوبِ

اور جب مملکت الیہ نے کہا "اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ قوانین قدرت کے ساتھ مجھے اور میری امت کو بھی مطمع نظر بنا لو؟" تو اس نے جواب دیا "تمام تر جدوجہد تیرے لئے ہے۔! میرے لئے یہ ممکن نہ ہتا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ ہت، اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی، تو اس کا علم تجھ کو ضرور ہوتا۔ تجھ کو اس کا بھی علم ہے جو میری تعلیم کے بارے میں ہے اور یقیناً مجھے اس کا خوب علم ہے جو تیری تعلیمات میں ہے۔، تو تو ساری پوشیدہ حقیقوں کا حبانے والا ہے۔

117

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمْرَتَنِي بِهِ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبُ
عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

میں نے ان سے اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا، یہ کہ مملکت الیہ کے احکامات کی فرمانبرداری کرو جو میرا پالنہار بھی ہے اور تمہار بھی ہے۔ میں اسی وقت تک ان کا نگران ہتا جاب تک کہ میں ان کے درمیان ہتا۔ پس جب تو نے مجھے بھر پور صلدے دیا تو تو ان پر نگران ہتا اور تو تو ساری چیزوں پر نگران ہے۔"

118

إِنْ تُعَلِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

		اب اگر تو انہیں سزادے تو وہ تیری رعا یاہیں اور اگر سزا سے محفوظ رکھ تو بربنائے حکمت غالب ہے"
119		قَالَ اللَّهُ هُنَّا إِيَّوْمٌ يَنْقَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَفْوَاهُ حَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝ خَبِيِّ اللَّهِ عَنْهُمْ وَرَفُضُوا عَنْهُ ذُلْكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
		تب مملکت الیہ نے اعلان کیا۔ "یہ دن ہے جس میں سچ کر دکھانے والوں کو ان کی سچائی فنا مدد دیتی ہے، ان کے لیے ایسی ریاستیں ہیں جن کی ماتحتی میں خوشالیاں بہتی ہیں۔، یہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ مملکت الیہ ان سے راضی اور وہ مملکت سے راضی۔۔، یہی عظیم کامیابی ہے"
120		لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ